

128 آیات قرآنی اور 210 احادیث نبویؐ

محمد
رسول اللہ

خاتم النبیین



محمد ادريس خان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتم النبیین

محمد اور پس خان (ایڈووکیٹ)

مکتبہ جمال

تیسری منزل حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور



Cell: 0322-4786128 Ph: 042-37232731

mjamal09@gmail.com - maktabajamal@yahoo.co.uk

297-9921

م 32

۱۲۷۱۴۴

۲۱

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین

مصنف : محمد ادریس خان (ایڈووکیٹ)

اہتمام : میاں شبیر احمد کھٹانہ

کمپوزنگ : پرنٹ کارز - میرپور

ناشر : مکتبہ جمال • لاہور

مطبع : تاپاسنز پرنٹرز • لاہور

اشاعت : 2015ء

قیمت : 200 روپے

مکتبہ جمال

تیسری منزل • حسن مارکیٹ • اردو بازار • لاہور



Cell: 0322-4786128 Ph: 042-37232731

mjamal09@gmail.com - maktabajamal@yahoo.co.uk

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو بنایا تو اس کو قائم رکھنے کے لیے ایک نظم قائم کی۔ اللہ تعالیٰ نے جب اشرف مخلوق یعنی انسان کو بنایا تو اس کو بھی بنا کر بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس کی راہنمائی کے لیے انبیاء کو بھیجا اور آخر میں اس خاتم نبی کو بھیجا۔ جس کے ساتھ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے راہنما کتاب بھیجی۔ دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کی راہنمائی اس کامل کتاب میں موجود نہ ہو۔ اس کتاب مقدس میں عقائد، عبادات اور معاملات زندگی بارے تمام اور مکمل راہنمائی موجود ہے۔ جس کی وضاحت اور تشریح کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایک کامل و مکمل شارح قرآن اور معلم اعظم بھی بھیجا جس کی پاک ہستی میں بنی نوع انسان کے لیے مکمل تعلیم اور راہنمائی بھیجی تاکہ انسانیت بھٹکنے اور ٹامک ٹویاں مارنے سے بچ جائے۔

اللہ کے حبیب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے دین کو اس دنیا میں نافذ کیا تو بے شمار حاسدین اور دشمن پیدا ہو گئے، کئی ایک نے اس کے نام پر دکانداری چمکانے کی، پیسے کمانے اور اپنی نسلیں سنوارنے کی کوشش کی، ابتدائے اسلام سے آج تک بائیس جھوٹے مدعیان نبوت ہو گزرے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے اندر رہتے ہوئے وہی نماز، روزہ، قبلہ اور ذبیحہ استعمال کیا اور اسلام کے نام پر ماہانہ سالانہ چندے اور نذرانے لیتے رہے۔ خود بھی مزے کیے اور کئی نسلوں کو بھی مزے کرا گئے اور ایمان کو بیچ کر ہاؤس کے خریدار بنے۔ چنانچہ یہ مسئلہ صرف آج کا نہیں بلکہ قیامت آنے سے پہلے اس امت میں ابھی آٹھ

مدعیان رہتے ہیں جو آئیں گے، دعویٰ کریں گے کہ نبوت جاری ہے اور وہی اصلی اور سچے بنی ہیں۔ یہ اس لیے ہوگا کہ خود معلم اعظم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے بلکہ بتا گئے ہیں کہ ”میری امت میں تیس جھوٹے (دجالون کذابون) آئیں گے اور کہیں گے وہ بنی ہیں مگر واضح ہو کر میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

چنانچہ اس معلم کامل و اکمل کی مکمل و کامل راہنمائی جو قرآن و حدیث کی صورت میں اس امت نے 14 سو سال سے سینے سے لگائی ہوئی ہے اور اس خدا تعالیٰ نے اس حکم

”فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ“

(القرآن)

”اور اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔“

کی روشنی میں کیوں نہ اللہ (یعنی قرآن) اور رسول (یعنی حدیث) سے یہ سوال کیا جائے کہ نبوت جاری ہے یا ختم ہو گئی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ (خود قرآن میں) محمد رسول اللہ و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ”کہہ رہا ہے۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث میں) اس کی وضاحت ”انا خاتم النبیین اور لابی بعدی“ کہہ رہا ہے۔ اور پھر بھی کوئی شخص اور اس کے پیروکار اس کو ماننے سے گریزاں ہیں اور عجیب و غریب تاویلوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضاحت کو چھپانا چاہتے ہیں تو کیوں نہ تفصیل سے اس پر تحقیق کی جائے۔ اس سچے جھوٹ کو پرکھا جائے۔ اور اپنے عقیدے اور ایمان کو بچایا جائے۔ چنانچہ اس نیت اور خلوص سے میں نے قرآن پاک کلام الہی کی 110 آیات اور ان کی وضاحت (عقیدہ ختم نبوت) کے لیے دو سو دس احادیث مبارکہ کو حوالوں کے ساتھ لکھا ہے۔ خدا را ان آیات قرآنی کی عربی اور اس کا اردو ترجمہ غور سے پڑھیں اور تحقیق کریں کہ خدا تعالیٰ نے اجرائے نبوت کی نفی کی ہے یا نہیں اور اس کی احادیث نبوی کی عربی عبارات اور ترجمے پر بھی تحقیق

کریں۔ ان احادیث نبوی کو مسلمانوں نے 14 سو سال سے بعینہ سنجالا ہوا ہے۔ ان احادیث کی عربی عبارات میں 14 سو سال سے ایک لفظ کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ احادیث مستند، مرسل اور صحیح صحیح اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہیں۔ قرآن کے الفاظ خاتم النبیین کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ ”انا خاتم النبیین“ کہا اور اس کے علاوہ اپنے آپ کو آخر الانبیاء، عاقب و حاشر وغیرہ بھی کہہ کر خاتم النبیین کی کامل وضاحت فرمادی ہے۔ قارئین! آپ اندازہ کریں کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو استنجا کرنے، کھانا کھانے جیسے ادنیٰ سے ادنیٰ معاملات کے بارے میں بتا رہا ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی وضاحت نہ کی ہو اور عربوں مسلمانوں کو اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ گئے ہوں۔ آپ اس کتاب کو پڑھیں۔ اگر سچا مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیق کریں۔ اور حقیقت کو کھوجنے کے بعد دل و جان سے اس پر ایمان لا کر اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم گے گڑھے سے بچائیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو اللہ کی آیات کو جان بوجھ کر جھٹلاتا ہے۔ اس کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ بڑھکا کر رکھ چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تیس دجالوں کے شر سے اس امت کو بچائے جو خود ہی نبوت کا اجراء کر کے خود ہی نبوت کے دعویدار ہوتے رہے ہیں۔

خدا ام احمد مصطفیٰ میں سے ایک ادنیٰ خادم

محمد اور بس خان ایڈووکیٹ

ایم اے اسلامیات، ایم اے ایجوکیشن، ایل ایل بی (پنجاب)

آزاد جموں و کشمیر بار کونسل / نمبر لاء سوسائٹی آف اپرکینیڈا

0014168359553

midreesK68gmail.com

آیاتِ ختمِ نبوت

۱۔ حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

[سورة الاحزاب، 40:33]

ترجمہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔“

اس قرآن میں خاتم کس معنی میں استعمال کیا گیا۔ لفظ خاتم کا مادہ ختم (خ-ت-م) سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں بند کرنا۔ روک لگانا، اصطلاح میں کسی چیز کو اس طور سے بند کرنا کہ نہ اس میں اضافہ کیا جاسکے اور نہ اس میں کمی کی جاسکے۔

قرآن میں سات مختلف مقامات پر سات مختلف انداز میں اس کو استعمال کیا گیا۔

- ۱- خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ (سورة بقرہ: ۷) مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر۔
- ۲- خَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ (سورة الانعام: ۴۶) مہر کر دی تمہارے دلوں پر اللہ نے۔
- ۳- خَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ (سورة جاثیہ: ۲۳) مہر کر دی ان کے کان پر اور دل پر۔
- ۴- الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ (سورة یس: ۶۵) آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر۔
- ۵- فَإِن يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمُ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ (سورة شوریٰ: ۲۴) سو اللہ اگر چاہے تو مہر کر دے

تمہارے دل پر۔

۶- رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ (سورة المطففين: ۲۵) مہر لگی ہوئی خالص شراب۔

۷- خِثَّةٌ مِّسْكٌ (سورة المطففين: ۲۶) جس کی مہر جمتی ہے مشک پر۔

ان ساتوں مقامات پر ”ختم“ کے مادہ کا لفظ جہاں بھی استعمال کیا گیا۔ وہ ایک طرح کے معنی ہی دے رہا ہے۔ یعنی کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے اور اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکل سکے۔ مثلاً اول آیت مذکورہ میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے دلوں پر مہر لگا دی جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اب کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکلے گا اور باہر سے ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوگا۔

۲- اہل کتاب کو صرف قرآنی وحی پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا:

وَ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

[المائدہ: 41]

ترجمہ: ”اور اس (کتاب) پر ایمان لاؤ جو میں نے (اپنے رسول محمد ﷺ

پر) اتاری (ہے) حالانکہ یہ (اس کی اصلاً) تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔“

۳- قرآن حکیم کے بعد کسی وحی کو حق نہیں کہا گیا:

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُوْمِنُ بِمَا اَنْزَلَ عَلَيْنَا

وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَّرَاءَ اُولٰٓئِكَ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ

[البقرہ، 2: 91]

ترجمہ: ”اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس (کتاب) پر ایمان لاؤ جسے اللہ نے

(اب) نازل فرمایا ہے (تو) کہتے ہیں: ہم صرف اس (کتاب) پر ایمان رکھتے

ہیں جو ہم پر نازل کی گئی، اور وہ اس کے علاوہ کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ وہ

(قرآن بھی) حق ہے (اور) اس (کتاب) کی (بھی) تصدیق کرتا ہے جو ان

کے پاس ہے۔“

۴- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَيَّ
رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۚ

[النساء، 4:136]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ۔“

۵- حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ صرف پہلے انبیاء پر ایمان لانے کا حکم:

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ لَا نَفَرَّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۗ وَنَحْنُ لَهُ
مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۶﴾

[البقرہ، 2:136]

ترجمہ: ”(اے مسلمانو!) تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس (کتاب) پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر (بھی) جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد کی طرف اتاری گئی اور ان (کتابوں) پر بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو عطا کی گئیں اور (اسی طرح) جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں، ہم ان میں سے کسی ایک (پر بھی ایمان) میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی (معبود واحد) کے فرمانبردار ہیں۔“

۶- رسول اور مومنوں نے صرف اس وحی کی تصدیق کی جو نازل ہو چکی:

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۗ كُلٌّ آمَنَ

بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ ۗ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ
رُّسُلِهِ ۗ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾

[البقرہ، 2:285]

ترجمہ: ”(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہل ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔“

۷۔ قرآن صرف اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی ہی تصدیق کرتا ہے:

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

[آل عمران، 3:3]

ترجمہ: ”(اے حبیب!) اسی نے (یہ) کتاب آپ پر حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے (یہ) ان (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے اتری ہیں۔“

۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ سے ختم نبوت پر استدلال:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۗ الَّذِي لَهُ مُلْكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ

[الاعراف، 7:158]

ترجمہ: ”آپ فرمادیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔“

(نبوت سب سے بڑی نعمت ہے جو حضور پر ختم کر دی گئی۔ اس دائمی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی نئی نبوت کی ضرورت نہیں)۔

۹- الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ سے ختم نبوت پر استدلال:
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

[الفاتحہ، 1:5]

ترجمہ: ”(اے اللہ!) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔“

۱۰- قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وحی پر ایمان لانے کا ذکر نہیں:

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝

[البقرہ، 2:4]

ترجمہ: ”اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں۔“

۱۱- قرآن صرف اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی ہی تصدیق کرتا ہے:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ
مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

[البقرہ، 2:97]

ترجمہ: ”آپ فرمادیں: جو شخص جبریل کا دشمن ہے (وہ ظلم کر رہا ہے) کیونکہ اس نے (تو) اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (جو) اپنے سے پہلے (کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے۔“

۱۲- انبیاء پر نزول وحی کے ذکر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی وحی نہیں:

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۝
أَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

وَ عِيسَىٰ وَ اَيُّوبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۗ وَ اٰتَيْنَا دَاوُدَ
زَبُوْرًا ۝

[النساء، 4:163]

ترجمہ: ”(اے حبیب!) بیشک ہم نے آپ کی طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (بھی) زبور عطا کی تھی۔“

۱۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق سے استدلال:

وَ لَمَّا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ

[البقرہ، 2:101]

ترجمہ: ”اور (اسی طرح) جب ان کے پاس اللہ کی جانب سے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آئے جو اس کتاب کی (اصلاً) تصدیق کرنے والے ہیں جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود تھی۔“

۱۴۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین سے ہی میثاقِ نبوت لیا گیا:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُوحٍ وَ اِبْرٰهِيْمَ
وَ مُوسٰى وَ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ ۗ وَ اَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيْظًا ۝

[الاحزاب، 7:33]

ترجمہ: ”اور (اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے اُن کی تبلیغ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن سے نہایت پختہ عہد لیا۔“

۱۵- سابقہ نبیوں کے بعد صرف ایک رسول کے آنے کی تصدیق ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۗ

[آل عمران، 3:81]

ترجمہ: ”اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد کر لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس (وہ سب پر عظمت والا) رسول تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور تم اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور اس رسول کی مدد کرو گے۔“

۱۶- تکمیل دین اور اتمام نعمت سے ختم نبوت پر استدلال:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ
لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا ۗ

[المائدہ، 3:5]

ترجمہ: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔“

۱۷- زمانہ نزول قرآن، نزول وحی کا آخری زمانہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوَأٌ ۗ
إِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنزَلُ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَ لَكُمْ ۗ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ
اللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

[المائدہ، 5:101]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)، اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو وہ تم پر (نزولِ حکم کے ذریعے) ظاہر (یعنی متعین) کر دی جائیں گی (جس سے تمہاری صوابدید ختم ہو جائے گی اور تم ایک ہی حکم کے پابند ہو جاؤ گے)۔ اللہ نے ان (باتوں اور سوالوں) سے (اب تک) درگزر فرمایا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔“

۱۸- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا:

وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۷۹﴾

[النساء، 4: 79]

ترجمہ: ”اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور (آپ کی رسالت پر) اللہ گواہی میں کافی ہے۔“

۱۹- رسالتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم تمام انسانوں کو دیا گیا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۗ

[النساء، 4: 170]

ترجمہ: ”اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (اس پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ۔“

۲۰- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے:

(یہ وحی اتنی کامل اور جامع ہے کہ انسانیت کو کسی اور نئی وحی کی ضرورت نہیں)

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۗ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝

[الانعام، 6:90]

ترجمہ: ”آپ فرمادیجیے: (اے لوگو!) میں تم سے اس (ہدایت کی فراہمی) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہ تو صرف جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔“

۲۱- عموم بعثتِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہی:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَنفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَأَخْرَجْنَا مِنْهُمْ لَمَنَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

[الجمعه، 62:3]

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انھی میں سے ایک (باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھ کر سنا تے ہیں۔ اور ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بیشک وہ لوگ ان (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تزکیہ و تعلیم کے لیے بھیجا ہے) جو ابھی ان لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی ان کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے)، اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔“

۲۲- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتِ عامہ سے ختم نبوت پر استدلال:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

[الانبیاء، 21:107]

ترجمہ: ”اور (اے رسول محترم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔“ (نبوت رحمت ہے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تمام جہان والوں کے

لیے ہے۔ پھر کسی اور نبی کی ضرورت ہی نہیں)

۲۳- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پوری انسانیت کے لیے بشیر و نذیر ہونے سے استدلال:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

[سباء، 28:34]

ترجمہ: ”اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔“ (نبی کی ڈیوٹی ہوتی ہے ڈر سنانا اور خوش خبری دینا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیوٹی پوری انسانیت کے لیے ہے تو پھر نئے نبی کی ضرورت نہیں)

۲۴- حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے ذریعے تمام جہانوں کو ڈر سنانے والے ہیں:

تَبْرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝

[الفرقان 1:25]

ترجمہ: ”(وہ اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے (حق و باطل میں فرق) اور فیصلہ کرنے والا (قرآن) اپنے (محبوب) بندہ پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو جائے۔“

۲۵- ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا دلیلِ قاطع ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کی دلیل ہے:

يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۖ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا ۝

[النساء، 4:175]

ترجمہ: ”اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ذاتِ حقِ مجددہ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آگئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس (کے دامن) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو عنقریب (اللہ) انہیں اپنی (خاص) رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، اور انہیں اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھائے گا۔“

۲۶- رسالتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں ہی انسانیت کی بہتری ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَمِنُوا خَيْرًا
لَكُمْ ۗ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

[النساء، 4: 170]

ترجمہ: ”اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیونکہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

۲۷- صرف قرآن مجید ہی قیامت تک تمام انسانوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے:

وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ لِأَنَّكُمْ بِهِ وَمَنْ بَدَّلْهُ

[الانعام، 6: 19]

ترجمہ: ”اور میری طرف یہ قرآن اس لیے وحی کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تمہیں اور ہر اس شخص کو جس تک (یہ قرآن) پہنچے ڈرناؤں۔“

۲۸- حفاظتِ قرآن کی الہی ضمانت سے ختمِ نبوت پر استدلال:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿۱﴾

[الحجر، 9:15]

ترجمہ: ”بیشک یہ ذکرِ عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔“

۲۹- قرآن مجید کے تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہونے سے استدلال:

إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۹﴾

[ص، 87:38]

ترجمہ: ”یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔“

۳۰- قیامت تک جو کوئی بھی قرآن کو جھٹلائے گا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ﴿۳۰﴾

[ہود، 17:11]

ترجمہ: ”کیا (یہ) اور (کافر) فرقوں میں سے وہ شخص جو اس (قرآن) کا منکر ہے (برابر ہو سکتے ہیں) جبکہ آتشِ دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔“

۳۱- قبلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی تا قیامت قبلہ عالمین ہونے سے استدلال:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى
لِّلْعَالَمِينَ ﴿۳۱﴾

[آل عمران، 96:3]

ترجمہ: ”بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو

مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لیے (مرکز) ہدایت ہے۔“

۳۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ جہت شانوں کا زمان و مکان پر احاطہ چمکتا

سورج (سورج کے ہوتے کسی نئے ستارے کی چمک نہیں ہو سکتی):

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝۱۰۰ وَدَاعِيًا إِلَىٰ

اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝۱۰۱

[الاحزاب، 46:33]

ترجمہ: ”اے نبی (مکرم!) بیشک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے

والا اور (حسنِ آخرت کی) خوش خبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈرسانے

والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور

کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)۔“

۳۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو گونہ فرائضِ نبوت سے ختم نبوت پر استدلال:

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

[الاعراف، 157:7]

ترجمہ: ”وہ (نبیؐ) انھیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور

ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔“

۳۴۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہار گانہ فرائض سے ختم نبوت پر

استدلال:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۗ

[آل عمران، 164:3]

ترجمہ: ”بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انھیں میں سے (عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔“

۳۵- بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقاصد نبوت کی تکمیل سے استدلال:

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۳۵﴾

[النحل، 16:35]

ترجمہ: ”کیا رسولوں کے ذمہ (اللہ کے پیغام اور احکام) واضح طور پر پہنچا دینے کے علاوہ بھی کچھ ہے؟“

۳۶- صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے کا حکم (ایک رسول پر اور ایک وحی):

فَأٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالتَّوْرَ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَاۤ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳۶﴾

[التغابن، 64:8]

ترجمہ: ”پس تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، اور اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔“

۳۷- صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے والے مومن ہیں:

اِنَّهَا لَیُّوْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

[النور، 24:62]

ترجمہ: ”ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آئے ہیں۔“

۳۸- صرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بجالانے میں ہی کامیابی کی ضمانت ہے:

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ
مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْبَاقُونَ ﴿۵﴾

[الاعراف، 7: 157]

ترجمہ: ”پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“

۳۹- صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہی رحمت و بخشش خداوندی کا ذریعہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۸﴾

[الحديد، 28: 57]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے رسول (مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے نور پیدا فرمادے گا جس میں تم (دنیا اور آخرت میں) چلا کرو گے اور تمہاری مغفرت فرمادے، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔“

۴۰- حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہی عذاب آخرت سے نجات کا ذریعہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ
الْأَلِيمِ ۗ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۗ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱﴾

[الصف، 10:61، 11]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتا دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے؟۔ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر (کامل) ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

۴۱۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے لیے ہی بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے:

أَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ ۗ
فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۷﴾

[الحديد، 7:57]

ترجمہ: ”اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اس (مال و دولت) میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمہیں اپنا نائب (اور امین) بنایا ہے، پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور خرچ کریں تو ان کے لیے اجر عظیم ہے۔“

۴۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی کتاب پر ایمان لانے سے گناہوں کا خاتمہ

(گناہوں کے خاتم اور مسلمانوں کا حال سنوارنے کا حال سنوانے کیلئے قرآن ہی کافی ہے)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۷﴾

[محمد، 2:47]

ترجمہ: ”اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامہ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنو اور دیا۔“

۴۳- قیامت تک ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور وہ صرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَ أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

[النساء، 4:59]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہل حق) صاحبان امر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔“

۴۴- اہل ایمان کو صرف اطاعت الہی اور اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ

[الانفال، 8:20]

ترجمہ: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو صرف اللہ اور اس کے (واحد) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو“

۴۵- تا قیامت ایک اللہ اور ایک رسول کی اطاعت:

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

[الانفال، 46:8]

ترجمہ: ”اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو۔“

۴۶- اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اطاعتِ خدا ہے (اللہ کی اطاعت صرف اطاعتِ مصطفیٰ میں ہے):

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ [النساء، 80:4]

ترجمہ: ”جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔“

۴۷- حکمِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمیشہ حتمی و قطعی اور مفروض الاطاعت رہے گا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ

[الاحزاب، 36:33]

ترجمہ: ”اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہی اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب

اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرمادیں تو ان کے لیے

اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو۔“

۴۸- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو قطعی مانے بغیر ایمان مقبول نہیں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّبُوا تَسْلِيمًا ۝

[النساء، 65:4]

ترجمہ: ”پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں

تک کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ مانیں اپنے فیصلوں میں.....“

۴۹- ایمان والوں کو صرف اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی دعوت دی گئی

ہے (کسی اور نبی یا رسول کی نہیں):

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ أَنْ يُقُولُوا سُبْحَانَكَ وَأَطَعْنَا ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾

[النور، 51:24]

ترجمہ: ”ایمان والوں کی بات تو فقط یہ ہوتی ہے کہ جب انھیں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تو وہ یہی کچھ کہیں کہ ہم نے سن لیا، اور ہم (سراپا) اطاعت پیرا ہو گئے، اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“

۵۰- قیامت تک صرف اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فلاح کا وسیلہ ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَّقِ اللَّهَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْفَائِزُونَ ﴿٥١﴾

[النور، 52:24]

ترجمہ: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتا ہی اور اللہ سے ڈرتا اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہے پس ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔“

۵۱- قیامت تک صرف اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہدایت کا ذریعہ

ہے (کسی اور رسول و نبی کی اطاعت لازم نہیں):

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ ۗ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا
حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ ۗ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۗ وَمَا عَلَى
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٢﴾

[النور، 54:24]

ترجمہ: ”فرمادیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، پھر

اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے۔“

۵۲- صرف اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت اللہ تعالیٰ بندوں پر رحم فرماتا ہے (کسی اور رسول و نبی کی اطاعت سے نہیں):

وَ أَقْبِسُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ وَ اطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۵۱﴾

[النور 24:56]

ترجمہ: ”اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)۔“

۵۳- اطاعت و اتباعِ مصطفیٰ ﷺ ہی مدارِ نجات ہے:

وَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ حَسَنَ أَوْلِيَّكَ رَفِيقًا ﴿۵۱﴾

[النساء، 4:69]

ترجمہ: ”اور جو کوئی اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔“

۵۴- اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا وسیلہ ہے:

و يُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۷۱﴾

[التوبة، 9:71]

ترجمہ: ”اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بجالاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔“

۵۵- صرف اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی کا صلہ بڑی کامیابی ہے (کسی اور نبی کی اطاعت سے نہیں):

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۷۱﴾

[الاحزاب، 33:71]

ترجمہ: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بیشک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔“

۵۶- صرف اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ جنتوں میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يُتَوَكَّأْ بِعَدَابِهَا أَلِيمًا ﴿۷۲﴾

[الفتح، 48:17]

ترجمہ: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرمادے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا۔“

۵۷- صرف نورِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت دلوں کو ایمان کا نور نصیب ہوتا ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۖ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

وَ كِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ
السَّلَامِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَ يَهْدِيهِمْ
إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

[المائدہ، 5: 15، 16]

ترجمہ: ”اے اہل کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)۔ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے (کفر و جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی سمت ہدایت فرماتا ہے۔“

۵۸- صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی امت سے بارگراں اور طوقِ غلامی دور فرماتے ہیں (جو خود غلام ہو وہ دوسروں کی غلامی دور نہیں کر سکتا):

وَ اَكْتُبُ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ۙ
قَالَ عَدَايَ اُصِيبُ بِهٖ مِّنْ اَشْءٍ ۙ وَ رَحِمَتِي وَ سِعَتْ كُلُّ
شَيْءٍ ۙ فَاَسَاكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ
بِاٰتِنَا يُوْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُرْحٰمٰى
الَّذِيْ يَجِدُوْنَهُ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَ
الْاِنْجِيْلِ يٰۤاَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ
لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يَحْرِمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ

الْأَغْلَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَ عَزَّوْهُ وَ
نَصْرُوهُ وَ اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

[الاعراف، 7: 156، 157]

ترجمہ: ”اور تو ہمارے لیے اس دنیا (کی زندگی) میں (بھی) بھلائی لکھ دے اور آخرت میں (بھی) بیشک ہم تیری طرف تائب و راغب ہو چکے، ارشاد ہوا: میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اسے پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے، سو میں عنقریب اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور وہی لوگ ہی ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبار غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انھیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارگراں اور طوق جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے، ساقط فرماتے (اور انھیں نعمت آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔“

۵۹- ہدایت اور نجات صرف نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیروی میں مضمحل

ہے (جو تا قیامت سب کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے):

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۚ الَّذِي لَهُ مُلْكُ
السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَ يُمِيتُ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ كَلِمَاتِهِ وَ اتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُونَ ۝

[الاعراف 7: 158]

ترجمہ: ”آپ فرمادیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ جو (شانِ اُمیت) کا حامل (نبی ہے) یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جو ان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انھی کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاسکو۔“

۶۰- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل پیرائی ہی باعثِ بخشش و اجر ہے:

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝

[یس، 36:11]

ترجمہ: ”آپ تو صرف اسی شخص کو ڈر سنا تے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور خدائے رحمن سے بن دیکھے ڈرتا ہے، سو آپ اسے بخشش اور بڑی عزت والی اجر کی خوشخبری سنا دیں۔“

۶۱- صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع سے تائید ایزدی نصیب ہوتی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

[الانفال، 8:64]

ترجمہ: ”اے نبی (معظم!) آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان جنھوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی۔“

۶۲- صرف اطاعتِ صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی حیاتِ جاوداں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا

يُحْيِيكُمْ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ
إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۳﴾

[الانفال، 8:24]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کسی کام کے لیے بلا لیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان (شانِ قربتِ خاصہ کے ساتھ) حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب (بالآخر) اس کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔“

۶۳- اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے رُوگردانی پر دوزخ کی وعید سے استدلال
(جس نے مسلمانوں سے راہیں جدا کیں اس کیلئے)

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ ۗ وَسَاءَتْ
مَصِيرًا ﴿۱۱۵﴾

[النساء، 4:115]

ترجمہ: ”اور جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔“

۶۴- اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرنے والا عواقب کا خود ذمہ دار ہے
(جو اس رسول سے پھر کر کسی اور رسول کی طرف گیا):

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ ۖ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا

حِيلَ وَ عَلَيْكُمْ مَا حَبَلْتُمْ ۗ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۗ وَمَا عَلَى
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾

[النور، 24:54]

ترجمہ: ”فرمادیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے۔“

۶۵- اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ سے انحراف بڑی مشکل کا سبب بنتا ہے:

لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ

[الحجرات، 49:7]

ترجمہ: ”اگر وہ بہت سے کاموں میں تمہارا کہنا مان لیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے۔“ (اگر ہر سال جلسہ سالانہ لازم کر کے لوگوں کو چندے کے لیے مجبور کیا جائے تو یہ سنت رسول ﷺ نہیں)

۶۶- دنیا میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت سے رُوگردانی کرنے والوں کا آخرت میں اظہارِ افسوس:

يَوْمَ تَقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَّا اطعنا الله و اطعنا
الرَّسُولَ ﴿٦٦﴾

[الاحزاب، 33:66]

ترجمہ: ”جس دن ان کے منہ آتشِ دوزخ میں (بار بار) لٹائے جائیں گے (تو) وہ کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(کی اطاعت کی ہوتی۔“

۶۷- اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ سے رُوگردانی اُمت کی بزدلی کا باعث ہے:

وَ اطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ اصْبِرُوا ۗ اِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۸﴾

[الانفال، 46:8]

ترجمہ: ”اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

۶۸- صرف اتباعِ محمدی ﷺ ہی قیامت تک محبتِ الہی کے حصول کا ذریعہ ہے (اگر ہر سال جلسہ سالانہ لازم کر کے لوگوں کو چندے کے لیے مجبور کرو گے تو یہ سنت رسول نہیں ہے):

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۱﴾

[آل عمران، 31:3]

ترجمہ: ”(اے حبیب!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔“

۶۹- سیرتِ نبوی ﷺ کی حفاظت و تمامیت سے استدلال:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

[الاحزاب، 21:33]

ترجمہ: ”(جب ایک ہی نبی کی سیرت کی پیروی کافی ہے تو پھر دوسرا نبی کیوں؟) فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونہ (حیات) ہے۔“ (ایک نبی کی سیرت کی پیروی کافی ہے پھر دوسرا نبی کیوں)

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے ساتھ تا قیامت قربی اور دائمی تعلق:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲۸﴾

[التوبة، 9: 128]

ترجمہ: ”بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔“

۸۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے صرف محمد ہی مومنوں کی جانوں کے قریب ہیں:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ

[الاحزاب، 33: 6]

ترجمہ: ”یہ نبی (مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) ان کی مائیں ہیں۔“

۹۔ اُمت کے اندر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی سے استدلال:

وَ كَيْفَ تَكْفُرُونَ وَ أَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَ فِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ

[آل عمران، 3: 101]

ترجمہ: ”اور تم (اب) کس طرح کفر کرو گے حالانکہ تم وہ (خوش نصیب) ہو کہ تم پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں (خود) اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہیں۔“

۷۳- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۝

[الانفال، 8:33]

ترجمہ: ”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ ان میں (موجود) ہوں۔“

۷۴- پہلے رسولوں اور ان کی امتوں کی نافرمانی سے استدلال اور اس ایک رسول کیلئے ایمان کی دعوت:

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا ۖ كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةٌ رَّسُولَهَا كَذَّبُوهُ فَاتَّبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا ۖ وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۖ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا

يُؤْمِنُونَ ﴿۴۴﴾

[المؤمنون، 23:44]

ترجمہ: ”پھر ہم نے پے درپے اپنے رسولوں کو بھیجا۔ جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا وہ اسے جھٹلا دیتے تو ہم (بھی) ان میں سے بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک در ہلاک) کرتے چلے گئے اور ہم نے انھیں داستائین بنا ڈالا، پس ہلاکت ہو ان لوگوں کے لیے جو ایمان نہیں لاتے۔“

۷۵- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ شہادت سے ختمِ نبوت پر استدلال:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ ۖ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ

شَهِيدًا ﴿۴۵﴾

[النساء، 4:41]

ترجمہ: ”پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔“

۷۶- صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک امت کی مغفرت و بخشش کا وسیلہ ہیں:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ
اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿۳۷﴾

[النساء، 4:64]

ترجمہ: ”اگر لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا اور مہربان پاتے۔“

۷۷- وصال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت ختم نہیں ہوئی:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ
أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ
يُضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿۳۸﴾

[آل عمران، 3:144]

ترجمہ: ”اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تو رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں، پھر اگر (نبی) وفات فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی طرف) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی کیا ان کی وفات یا شہادت کو معاذ اللہ دین اسلام کے حق نہ ہونے پر یا ان کے سچے رسول نہ ہونے پر محمول کرو گے)، اور جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا، اور اللہ عنقریب (مصائب پر ثابت قدم رہ کر) شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا۔“

۷۸- امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کارِ نبوت ”تبلیغ و دعوت“ کی تفویض (اگر کسی

اور نے آنا ہوتا تو یہ کام امت کو نہ سونپا جاتا):

وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ

[آل عمران، 3: 104]

ترجمہ: ”اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو
نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔“

۷۹- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر الامم ہونے سے ختم نبوت پر استدلال
(نبوی کام اب امت کے ذمے ہے):

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ

[آل عمران، 3: 110]

ترجمہ: ”تم بہترین اُمت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے،
تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

۸۰- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا عظیم کا کبھی گمراہی پر جمع نہ ہونے سے
استدلال:

وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ
بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿۵۱﴾

[البقرة، 2: 51]

ترجمہ: ”اور جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا تھا (وہ چالیس
دن رات اعتکاف میں بیٹھے تھے) پھر تم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے (کوہ طور پر جانے
کے) بعد بچھڑے کو اپنا خدا ٹھہرا لیا اور تم بڑے ظالم تھے۔“

۸۱- محمدی امت ہی تا قیامت ہوگی کوئی اور نبی اور اس کی امت اس کے بعد

نہ ہوگی:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝۱۱ وَ قَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝۱۲

[الواقعه، 13:56، 14]

ترجمہ: ”(ان مقربین میں) بڑا گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور پچھلے لوگوں میں سے (ان میں) تھوڑے ہوں گے۔“

۸۲- صرف امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی اُمتوں کا جانشین ہونے سے استدلال:

وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا الْقُرُونِ مِن قَبْلِكَ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ وَ مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِينَ ۝۱۳

[یونس، 13:10]

ترجمہ: ”اور بیشک ہم نے تم سے پہلے (بھی بہت سی) قوموں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا، اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے مگر وہ ایمان لاتے ہی نہ تھے، اسی طرح ہم مجرم قوم کو (ان کے عمل کی) سزا دیتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں (ان کا) جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ (اب) تم کیسے عمل کرتے ہو۔“

۸۳- صرف امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین میں گزشتہ اقوام کی جانشین (بنا کر واضح کیا گیا کہ اور نبی نہ ہوگا اور امت بھی نہیں)

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَةَ الْأَرْضِ

[فاطر، 35:39]

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (گزشتہ اقوام کا) جانشین بنایا۔“

۸۴- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمتِ دعوت کے کفارِ آخری اُمت کے کفار ہیں:

أَلَمْ نُهَلِكِ الْأَوَّلِينَ ۖ ثُمَّ نُنَجِّيهِمُ الْأَخْرِينَ ۖ ﴿۱۷﴾

[المرسلات، 16:77، 17]

ترجمہ: ”کیا ہم نے اگلے (جھٹلانے والے) لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا تھا۔ پھر ہم بعد کے لوگوں کو بھی (ہلاکت میں) ان کے پیچھے چلائے دیتے ہیں۔“

۸۵- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمم سابقہ پر گواہ ہونے سے استدلال:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ

يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ

[البقرة، 2:143]

ترجمہ: ”اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو۔“

۸۶- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام بنی نوع انسان پر گواہ ہونے سے استدلال:

لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۗ

[الحج، 22:78]

ترجمہ: ”تاکہ یہ رسول (آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ۔“

۸۷- لفظ مِّنْ قَبْلِكَ سے ختم نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر استدلال (بعد کی کسی امت

اور کسی نبی کا ذکر نہیں کیا گیا):

قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ

[آل عمران، 3:183]

ترجمہ: ”آپ (ان سے) فرمادیں: بیشک مجھ سے پہلے بہت سے رسول واضح

نشانیوں لے کر آئے۔“

۸۸- وَ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ

[الانعام، 42:6]

ترجمہ: ”اور بیشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف رسول بھیجے۔“

۸۹- تَاَلَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ

[النحل، 63:16]

ترجمہ: ”اللہ کی قسم! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے (بھی بہت سی) امتوں کی طرف رسول بھیجے۔“

۹۰- وَ كَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيِّ فِي الْأَوَّلِينَ ①

[الزخرف، 6:43]

ترجمہ: ”اور پہلے لوگوں میں ہم نے کتنے ہی پیغمبر بھیجے تھے۔“

۹۱- وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ

[يوسف، 109:12]

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔“

۹۲- وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ

[النحل، 43:16]

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔“

۹۳- وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ

[الانبیاء، 7:21]

ترجمہ: ”اور (اے حبیب مکرم) ہم نے آپ سے پہلے (بھی) مردوں کو

ہی (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔“

۹۴- فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوكَ بِالْبَيِّنَاتِ

وَالزُّبُرِ وَالكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿۹۴﴾

[آل عمران 3:184]

ترجمہ: ”پھر بھی اگر آپ کو جھٹلائیں تو (محبوب آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں) آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا۔“

۹۵- وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ

[الانعام، 6:34]

ترجمہ: ”اور بیشک آپ سے قبل (بھی بہت سے) رسول جھٹلائے گئے۔“

۹۶- فَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ

[فاطر، 35:4]

ترجمہ: ”آپ سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے۔“

۹۷- وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ

[آل عمران، 3:144]

ترجمہ: ”اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں۔“

۹۸- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۚ

[المؤمن، 40:78]

ترجمہ: ”اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو بھیجا، ان میں سے بعض کا حال ہم نے آپ پر بیان فرمادیا اور ان میں سے بعض کا حال ہم نے (ابھی تک) آپ پر بیان نہیں فرمایا۔“

۹۹- وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ

[الزخرف، 23:43]

ترجمہ: ”اور اسی طرح ہم نے کسی بستی میں آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں بھیجا۔“

۱۰۰- وَسَأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا

[الزخرف، 45:43]

ترجمہ: ”اور جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے آپ ان سے پوچھیے۔“

۱۰۱- وَ لَقَدْ اسْتَهْزَيْ بِرُسُلِكَ مِنْ قَبْلِكَ

[الرعد، 32:13]

ترجمہ: ”اور بیشک آپ سے قبل (بھی کفار کی جانب سے) رسولوں کے ساتھ مذاق کیا جاتا رہا۔“

۱۰۲- سُنَّةً مِّنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

[بنی اسرائیل، 77:17]

ترجمہ: ”ان سب رسولوں (کے لیے اللہ) کا دستور (یہی رہا ہے) جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا۔“

۱۰۳- وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ⑩

[الانبیاء، 25:21]

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری (ہی) عبادت لیا کرو۔“

۱۰۴- وَ لَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ

لَيَجْبُطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخُسِرِينَ ⑩

[الزمر، 65:39]

ترجمہ: ”اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور ان (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

۱۰۵- وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ

الطَّعَامَ

[الفرقان، 20:25]

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ سے پہلے رسول نہیں بھیجے مگر (یہ کہ) وہ کھانا (بھی) یقیناً کھاتے تھے۔“

۱۰۶- كَذَلِكَ يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ ①

[الشوری، 3:42]

ترجمہ: ”اسی طرح آپ کی طرف اور ان (رسولوں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہوئے اللہ وحی بھیجتا رہا ہے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔“

۱۰۷- مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدُّ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ

لَذُو مَغْفِرَةٍ ۖ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ②

[خم السجدة، 43:41]

ترجمہ: ”(اے حبیب!) جو آپ سے کہی جاتی ہیں (یہ) وہی باتیں ہیں جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہی جا چکی ہیں، بے شک آپ کا رب ضرور معافی والا (بھی) ہے اور دردناک سزا دینے والا (بھی) ہے۔“

۱۰۸- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَ

مَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

[النساء، 60:4]

ترجمہ: ”کیا آپ نے ان (منافقوں) کو نہیں دیکھا جو (زبان سے) دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس (کتاب یعنی قرآن) پر ایمان لائے جو آپ کی طرف اتارا گیا اور ان (آسمانی کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئیں۔“

۱۰۹- لٰكِن الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَا اُنزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

[النساء، 4: 162]

ترجمہ: ”لیکن ان میں سے پختہ علم والے اور مومن لوگ اس (وحی) پر جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اس (وحی) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی (برابر) ایمان لاتے ہیں، اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔“

۱۱۰- بعثت مصطفیٰ ﷺ کے معاً بعد قیامت آئے گی: (درمیان میں کسی نبی کا ذکر نہیں):

اِنِّي اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ

[النحل، 16: 1]

ترجمہ: ”اللہ کا وعدہ (قریب) آپہنچا سو تم اس کے چاہنے میں عجلت نہ کرو۔“

۱۱۱- اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝

[الانبیاء، 21: 1]

ترجمہ: ”لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آپہنچا مگر وہ غفلت میں (پڑے اطاعت سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں۔“

۱۱۲- فَهَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاتِيَهُمْ بَغْتَةً ۙ فَقَدْ جَاءَ

اَشْرَاطُهَا ۙ

[محمد، 18:47]

ترجمہ: ”تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ پہنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آ پہنچی ہیں۔“

۱۱۳- اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالشَّقَقُ الْقَمَرُ ①

[القمر، 1:54]

ترجمہ: ”قیامت قریب آ پہنچی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔“

۱۱۴- اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ②

[سباء، 46:34]

ترجمہ: ”وہ تو سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے تمہیں (بروقت) ڈرسانے والے ہیں (تا کہ تم غفلت سے جاگ اٹھو)۔“

۱۱۵- تمام ادیانِ عالم پر غلبہ دینِ حق ختمِ نبوت کی محکم ترین دلیل ہے:

هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلٰى

الدِّيْنِ كُلِّهِ ۗ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ③

[التوبة، 33:9]

ترجمہ: ”وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔“

۱۱۶- هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

عَلٰى الدِّيْنِ كُلِّهِ ۗ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ④

[الفتح، 28:48]

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اور (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت

وحنانیت پر) اللہ ہی گواہ کافی ہے۔“

۱۱۷- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ①

[الصف، 9:61]

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے سب ادیان پر غالب و سر بلند کر دے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔“

۱۱۸- لوگوں پر قرآن کے علاوہ کسی اور وحی کا اتباع جائز نہیں:

إِتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ②

[الاعراف، 3:7]

ترجمہ: ”(اے لوگو!) تم اس (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور اس کے غیروں میں سے (باطل حاکموں اور) دوستوں کے پیچھے مت چلو، تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔“

۱۱۹- علی وجہ البصیرت داعیان کا حصر: دلیل ختم نبوت (چودہ سو سال سے امت محمدی اسی راستے پر چل رہی ہے):

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۗ

[یوسف، 108:12]

ترجمہ: ”(اح حبیب مکرم) فرمادیجیے: یہی میری راہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر (قائم) ہوں، میں (بھی) اور وہ شخص بھی جس نے میری اتباع کی، اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔“

۱۲۰- وارثین قرآن میں کوئی نبی شامل نہیں:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بإِذْنِ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝

[فاطر، 32:35]

ترجمہ: ”پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا (یعنی امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو)، سوان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آضے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی (آگے نکل کر کامل ہو جانا ہی) بڑا فضل ہے۔“

۱۲۱- لِبَيِّنَاتٍ يَدِيهِ كَيْفَ لَمْ يَكُن لِكَلِمَةٍ سُلْطَانٌ عَلَيْهِمْ سِيْرًا ۗ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ يُنَزِّلُهَا عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ ذِكْرًا ۗ

تصدیق کی مگر کسی نئی وحی کی تصدیق نہیں):

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

[البقرة، 2:97]

ترجمہ: ”آپ فرمادیں جو شخص جبریل کا دشمن ہے (وہ ظلم کر رہا ہے) کیونکہ اس نے (تو) اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (جو) اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے اور مومنوں کے لیے (سراسر) ہدایت اور خوشخبری ہے۔“

۱۲۲- (صرف سابقہ وحی کی تصدیق):

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ

التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۝

[آل عمران، 3:3]

ترجمہ: ”(اے حبیب) اسی نے (یہ) کتب آپ پر حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے (یہ) ان (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے اتری ہیں اور اسی نے تورات اور انجیل نازل فرمائی ہے۔“

۱۲۳- وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ

الْكِتَابِ

[المائدة، 48:5]

ترجمہ: ”اور (اے نبی مکرم) ہم نے آپ کی طرف (بھی) سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلے کی کتب کی تصدیق کرنے والی ہے۔“

۱۲۴- وَ هَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

[الانعام، 92:6]

ترجمہ: ”اور یہ (وہ) کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، بابرکت ہے، جو کتابیں اس سے پہلے تھیں ان کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے۔“

۱۲۵- وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ

تَصْدِيقٌ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

[یونس، 37:10]

ترجمہ: ”یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اسے اللہ (کی وحی) کے بغیر گھڑ لیا گیا ہو لیکن (یہ) ان (کتابوں) کی تصدیق (کرنے والا) ہے جو اس سے پہلے (نازل ہو چکی) ہیں۔“

۱۲۶- مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

[یوسف، 111:12]

ترجمہ: ”بیشک ان کے قصوں میں سمجھداروں کے لیے عبرت ہے، یہ (قرآن) ایسا کلام نہیں جو گھڑ لیا جائے بلکہ (یہ تو) ان (آسمانی کتابوں) کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں (کیا رب تعالیٰ کو پتہ نہیں تھا کہ آئندہ کوئی نبی بھیجنا ہے اور وہ ایک آیت تصدیق ہی لکھ دیتے)۔“

۱۲۷- بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام سے ختم نبوت پر استدلال (صرف ایک رسول (احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق):

وَ إِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِيْ اِسْرٰٓءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيِّ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ
يَّآتِيْ مِنْ بَعْدِي اَسْمٰٓءُ اَحْمَدُ

[الصف، 6:61]

ترجمہ: ”اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بیشک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسول (معظم صلی اللہ علیہ وسلم) کی (آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لارہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔“

۱۲۸- قبر میں صرف نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا سوال ہوگا:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي
الْاٰخِرَةِ

[ابراہیم، 27:14]

ترجمہ: ”اللہ ایمان والوں کو (اس) مضبوط بات (کی برکت) سے دینیوی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں (بھی)۔“

جب اتنی زیادہ آیات قرآنی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس سے قبل کے انبیاء، اس کتاب اور اس سے قبل کی کتب انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہیں اور کوئی ایک بھی واضح آیت قرآنی کسی آنے والے (بعد) کے نبی کی تصدیق نہیں کرتی تو امت مسلمہ کیسے ایک نئے نبی اور کسی نئی وحی کو قبول کر سکتے ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ختم نبوت کی تصدیق

بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قصر نبوت کی تکمیل سے استدلال

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَدَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ مَوْضِعِ هَذِهِ اللَّبْنَةِ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ

[بخاری، الصحيح، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ، ۳: ۱۳۰۰]

رقم: ۳۳۴۲

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔“

۲- فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنِ بُنْيَانِهِ وَتَرَكَ مِنْهُ مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَطَافَ بِهِ نَظَارًا فَتَعَجَّبُوا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبْنَةِ لَا يَعْبُونَ

غَيْرَهَا فَكُنْتُ أَمَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّيْنَةِ خُتِمَ بِي الرُّسُلُ

[ابن حبان، الصحيح، ۳۱۶: ۱۴، رقم: ۶۴۰۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے کسی نے خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ تھا، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔“

۳- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَتْهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ نَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّابِنَةِ إِقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّابِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءِ.

[بخاری، الصحيح، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ، ۱۳: ۳]

[رقم: ۳۳۴۱]

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میں نے آکر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَكَانَ مَنْ دَخَلَهَا

وَأَنْظَرَ إِلَيْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّيْنَةِ فَأَنَا مَوْضِعُ
اللَّيْنَةِ خُتِمَ بِي الْأَنْبِيَاءِ.

[ترمذی، السنن، کتاب الأمثال، باب فی مثل النبی والأبیاقبلہ، ۵: ۱۳۷،

رقم: ۲۸۶۲]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ جو کوئی بھی اس مکان کو دیکھنے کے لیے آتا کہتا: اس ایک اینٹ کی جگہ کے علاوہ یہ مکان کتنا خوبصورت مکان ہے۔ پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔“

۵- عَنْ أَبِي الْإِبْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِي فِي الدُّبِّيِّينَ كَمَثَلِ بَنِي دَارٍ فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّيْنَةِ وَأَنَا فِي الدُّبِّيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّيْنَةِ.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، ۵: ۵۸۶،

رقم: ۳۶۱۳]

ترجمہ: ”حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا اور خوب آراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کو آ کر دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے اور کہنے لگے کاش اس اینٹ رکھنے کی جگہ کو بھی مکمل کر دیا جاتا! پس میں انبیاء میں وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں۔“

۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِيَوْمَثَلُ النَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً فَجَعَلْتُ أَرَاكَ فَأَتَمَّمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَهَذَا لَفْظُ أَحْمَدَ.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، ۵: ۵۸۶،

رقم: ۳۶۱۳]

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام المرسلین و خاتم النبیین ہیں:

۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ: أُخْطِئْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْمِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْعَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّونَ.

[مسلم، الصحيح، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، ۱: ۳۷۱،

رقم: ۵۲۳]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے

انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔“

۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَضَّلْتُ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُجِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِي الْأَنْبِيَاءُ

[أبو يعلي، المسند، ۳: ۱۱، رقم: ۶۴۹۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔“

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ): فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُجِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ، مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّوَةُ.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۲۳، رقم: ۴۳۳۴]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے

انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔“

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ): فَضِلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْفَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ، مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّوَةُ.

[دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱۲۳: ۳، رقم: ۴۳۳۴]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔“

۱۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ: فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَدَاكِرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بَاعَجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلِمَةً تَكَلَّمْنَا، وَقَالَ آخَرُ: فَعَيْسَى كَلِمَةً اللَّهُ وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعَيْسَى رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِيَوَاءِ الْحَمْدِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرِكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي
فَيْدُ خَلْدِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوْلِيَيْنِ
وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ،

۵:۵۸۷، رقم: ۳۶۱۶]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انھیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ان میں سے بعض نے کہا: تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہار تعجب سنا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدمس کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے آخر شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے

اس میں داخل کرے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔“

۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

[دارمی، السنن، ۴۰: ۱، رقم: ۴۹]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس بات پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگئی ہے اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔“

۱۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ نَتَذَاكَرُ فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ فَذَكَرْنَا نُوحًا وَطُورَ عِبَادَتِهِ رَبَّهُ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ وَذَكَرْنَا مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ وَذَكَرْنَا عِيسَى بَنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَيَّنَّا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ بَيْنَكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَذَاكَرْنَا فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ؟ ذَكَرْنَا نُوحًا وَطُورَ عِبَادَتِهِ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ وَذَكَرْنَا مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ وَذَكَرْنَا عِيسَى بَنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَمَنْ فَضَلْتُمْ؟ قُلْنَا: فَضَلْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَعَثَكَ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنْتَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۲۱۸: ۱۲، رقم: ۱۲۹۳۸]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ایک مجلس میں انبیاء علیہم السلام کے فضائل پر گفتگو کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ فضیلت والا ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: تم آپس میں کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم فضائل انبیاء کا ذکر کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ افضل ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ذکر کیا اور یا رسول اللہ! آپ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسے افضل قرار دیا؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو افضل قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی خاطر اگلوں پچھلوں کی سب خطائیں معاف فرمادیں اور آپ انبیاء کے خاتم ہیں۔“

۱۳- وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ أَعْطَانَا اللَّهُ سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَنَا وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ بَدَاً أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَأَكْرَمُ النَّبِيِّينَ عَلَى اللَّهِ وَأَجَبُ الْمَخْلُوقِينَ إِلَى اللَّهِ.

[طبرانی، المعجم الکبیر، ۵۷: ۳، رقم: ۲۶۷۵]

ترجمہ: ”ہم اہل بیت کو اللہ تعالیٰ نے سات ایسے امتیازات عطا فرمائے ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کیے جائیں گے میں انبیاء کا سلسلہ ختم فرمانے والا ہوں اور انبیاء میں سے سب سے زیادہ معزز ہوں اور تمام مخلوقات میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔“

اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”آخری نبی“ کے معنی پر دلالت:

۱۴- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءَ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو

اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُعْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.

[بخاری، الصحيح، کتاب المناقب، باب ماجاء في أسماء رسول الله ﷺ،

رقم: ۱۲۹۹، ۳، رقم: ۳۳۳۹]

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور

ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، یعنی

میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت

کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں (میں سب انبیاء کے عقب میں ہوں

یعنی سب کے آخر میں)۔“

۱۵- عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا

أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحِي بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ

النَّاسَ عَلَى عَقْبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

[مسلم، الصحيح، کتاب الفضائل، باب في اسمائه ﷺ، ۱۸۲۸، ۴،

رقم: ۲۳۵۴]

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احمد ہوں اور میں احمد ہوں اور

درمیں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی

میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت

کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس

کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔“

۱۶- وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

[ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۱۱، رقم: ۳۱۶۹۱]

ترجمہ: ”اور میں عاقب ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا: عاقب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۱۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ

لِي أَرْسَاءٌ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي

الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي

لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الأدب، باب ماجاء فی أسماء النبی

ﷺ، ۵: ۱۳۵، رقم: ۲۸۴۰]

ترجمہ: ”حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماجی ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۱۸- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو

اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ

وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ

[دارمی، السنن، ۲: ۲۰۹، رقم: ۲۷۷۵]

ترجمہ: ”حضرت محمد بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماجی (مٹانے والا) ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔“

۱۹- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَالْخَاتِمُ وَالْعَاقِبُ

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۶۶۰، رقم: ۴۱۸۶]

ترجمہ: ”حضرت نافع بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔“

۲۰- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِص قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لِي أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْعَاقِبُ وَالْمَاجِي وَالْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقْبِي، وَالْعَاقِبُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.

[بزار، المسند، ۸: ۳۳۹، ۳۴۰، رقم: ۳۴۱۳]

ترجمہ: ”حضرت نافع بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور عاقب ہوں اور ماجی ہوں اور حاشر ہوں جس کے پیچھے لوگ اٹھائے جائیں گے اور عاقب سے مراد آخر انبیاء ہے۔“

۲۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا قَوْلَ اللَّهِ، الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا الْمُقَفِّي.

[ابن حبان، الصحیح، ۱۶: ۱۱۹، رقم: ۷۱۶۲]

ترجمہ: ”حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی مقفی ہوں۔“

۲۲- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْسَهُ أَسْمَاءَ فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَاهُ وَمِنْهَا مَا نَسِينَاهُ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ وَالْمُقَفِيُّ وَالْحَاشِرُ وَوَيْبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْمَلْحَمَةُ.

[ابن حبان، الصحيح، ۱۱۹: ۱۶، رقم: ۷۱۶۲]

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے اپنے متعدد اسمائے گرامی بیان فرمائے جن میں سے کچھ میں یاد رہے اور کچھ بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الملحمہ ہوں۔“

۲۳- عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمُقَفِيُّ.

[بزار، المسند، ۲۱۲: ۷، رقم: ۹۲۱۲]

ترجمہ: ”حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی ہوں۔“

۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفِيُّ وَالْعَاتِمُ.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۳۷۸: ۲، رقم: ۲۲۸۰]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفی ہوں اور خاتم ہوں۔“

۲۵- عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا مُحَمَّدٌ أَحْمَدُ وَالْقَاتِحُ وَالْعَاتِمُ وَأَبُو الْقَاسِمِ وَالْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ

وَالْمَاحِي وَظَه وَبِئْسَ.

[دیلمی، الفردوس مآثور الخطاب، ۴۲: ۱، رقم: ۹۷]

ترجمہ: ”حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور طہ اور یس ہوں۔“

۲۶- عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا رَسُولُ الرَّحْمَةِ أَنَا رَسُولُ الْمَلْحَمَةِ أَنَا الْمُقْفِيُّ وَالْحَاشِرُ

[ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱۰۵: ۱]

ترجمہ: ”حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں رسول الرحمہ ہوں میں رسول الملحمہ ہوں، میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں۔“

۲۷- وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَكٌ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَشَقَّ بَطْنِي فَاسْتَخْرَجَ حُشْوَةً فِي جَوْفِي فَغَسَلَهَا ثُمَّ دَرَّ عَلَيْهِ دَرُورًا ثُمَّ قَالَ قَلْبٌ وَكَيْعٌ يَبِيعُ مَا وَقَعَ فِيهِ عَيْنَاكَ بَصِيرَتَانِ، وَأَذْنَاكَ تَسْمَعَانِ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْمُقْفِيُّ وَالْحَاشِرُ.

[سيوطي، الخصائص الكبرى، ۱۱۱: ۱]

ترجمہ: ”حضرت یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ سونے کا ایک طشت لے کر آیا پس اس نے میرا شکم چاک کیا اس میں سے ایک لوتھڑا نکالا پھر اس کو دھویا اور اس پر کسی سفوف نما چیز کا خوب چھڑکاؤ کیا، پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، آپ محمد اللہ کی وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر

ہیں آپ کے بعد انعقاد محشر ہوگا۔“

۲۸- عَنِ ابْنِ عَنَمٍ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَقَّ ظَظَنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ: قَلْبٌ وَكَيْعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْمُقَلَّبِيُّ وَالْحَاشِرُ.

[دارمی، السنن، ۴۲: ۱، ۵۳]

ترجمہ: ”حضرت ابن عنم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک چاک کیا پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر ہیں ان کے بعد انعقاد محشر ہوگا۔“

۲۹- عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ لَقِيَهُ خَلْقُ اللَّهِ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ، وَفِي آخِرِهِ قَالَا جِبْرِيلُ: وَأَمَّا الدِّينَ سَلَّمُوا عَلَيْكَ فَذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى.

[ضیاء مقدسی، الأحادیث المختارة، ۲۵۹: ۶، رقم: ۲۲۷۷]

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (شبِ معراج) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں کی سیر فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت نے ملاقات کی۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا: اے اول! آپ پر سلامتی ہو، اے آخر! آپ پر سلامتی ہو، اے حاشر! آپ پر سلامتی ہو، اور اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔“

۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَا خَلَقَ اللَّهُ لَادَمَ أَحْبَبَهُ

بِنَبِيِّهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَرَأَى نُورًا سَاطِعًا فِي
أَسْفَلِهِمْ قَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ
الْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ مُشَفِّعٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْلُ شَافِعٍ.

[ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، ۱: ۱۶۲]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انھیں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی پھر وہ انبیاء علیہم السلام کی بعض پر بعض کی فضیلتوں کا مشاہدہ کرتے رہے پھر انھوں نے اپنے نیچے ایک نور پھیلا ہوا دیکھا تو عرض کیا: مولا! یہ کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ آپ کا بیٹا احمد ہے یہ اول بھی ہی اور آخر بھی اور سب سے پہلے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور ایک روایت میں ہے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔“

تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل خاتم النبیین کا خطاب:

۳۱- عن العرباض بن ساریة قال: قال رسول الله ﷺ: اني عبد الله و
خاتم النبيين.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۲۸، رقم: ۱۷۱۵۱]

ترجمہ: ”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔“

۳۲- عن عرباض بن ساریة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: اني عبد
الله لخاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۲۷، رقم: ۱۲۸]

ترجمہ: ”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اس وقت خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ

آدم علیہ السلام ابھی خمیر سے پہلے اپنی مٹی میں تھے۔“

۳۳- عن عرباض بن ساریة قال: قال رسول الله ﷺ: انى عند الله

مكتوب بخاتم النبیین وان آدم لمنجدل في طينته.

[ابن حبان، الصحيح، ۳۱۳: ۱۴، رقم: ۶۴۰۴]

ترجمہ: ”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت

آدم کا پیکر خاک کی ابھی تیار کیا جا رہا تھا۔“

۳۴- عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله ﷺ: لما اذنب آدم

الذنب الذي اذنبه رفع رأسه إلى العرش فقال: أسالك بحق محمد

إلا غفرت لي فأوحى الله إليه وما محمدٌ ومن محمدٌ؟ فقال: تبارك

اسمك لما خلقتني رفعت رأسي إلى عرشك فاذا هو مكتوبٌ لا اله

إلا الله محمد رسول الله فعلمت أنه ليس أحدٌ أظم عندك قدًا

ممن جعلت إسمه مع اسمك فأوحى الله له يا آدم إنه آخر

النبیین من ذريتك وإن أمته آخر الامم من ذريتك ولولا ه يا

آدم، ما خلقتك.

[طبرانی، المعجم الصغير، ۱۸۲: ۲، رقم: ۹۹۲]

ترجمہ: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جب حضرت آدم سے (حکمت و مشیت ایزدی کے تحت) خطا سرزد ہوئی تو

انہوں نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کرنے لگے: (اے میرے

مولا!) اگر تو نے مجھے معاف نہ فرمایا تو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے سوال

کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے)، پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی طرف

وحی فرمائی کہ محمد کیا ہیں اور محمد کون ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ!

تیرا نام بابرکت ہے جب تو نے مجھے خلعتِ تخلیق پہنائی تو میں نے اپنا سراٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا، وہاں لکھا تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سو میں نے جان لیا کہ یہ کوئی تیرے نزدیک عظیم قدر و منزلت والی ذات ہی ہے کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھ رکھا ہے چنانچہ اللہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ اے آدم! یہ تیری اولاد میں سے خاتم النبیین ہیں اور اس کی امت تیری اولاد میں سے اخر الامم ہے اور اے آدم! اگر یہ نہ ہوتا تو میں تجھے خلعتِ تخلیق سے نہ نوازتا۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق میں اول اور بعثت میں آخر:

۳۵- عن فتادة عن النبي ﷺ إذا قرأ ”وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ...“ يقول بدى بي في الخير و كنت آخرهم في البعث.

[(الأحزاب، ۳۳-۷) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۲۲، رقم: ۳۱۷۶۲]

ترجمہ: ”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ آیت - (اور اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغ رسالت) کا عہد لیا اور خصوصاً آپ سے اور نوح سے.....“ پڑھتے تو فرماتے کہ نبوت کی مجھ سے ابتداء کی گئی اور بعثت میں، میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔“

۳۶- عن أبي هريرة ص عن النبي ﷺ في قول الله ”وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ...“ قال: كنت أوليين في الخلق وأخروهم في البعث

[(الأحزاب، ۳۳-۷) ديلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴: ۳۱۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”(اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغ رسالت) کا عہد لیا خصوصاً آپ سے اور نوح سے.....“ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: میں خلقت کے لحاظ سے سب سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے سب سے
آخری نبی ہوں سوان سب سے پہلے (نبوت) کی ابتدا مجھ سے ہی کی گئی۔“

۳۷- عن فتادة قال: قال: كنت أول الناس في الخلق وأخراهم في
البعث.

[طبرانی، مسند الشاميين، ۳۲: ۴، رقم ۲۶۶۲]

ترجمہ: ”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں لوگوں میں تخلیق کے اعتبار سے سب سے اول اور بعثت کے اعتبار سے سب
سے آخر پر ہوں۔“

جھوٹے مدعیانِ نبوت کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین
گوئی:

۳۸- عن أبي هريرة عن النبي ﷺ لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون
كذابون قريباً من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله.

[بخاری، الصحيح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام،

۱۳۲۰: ۳، رقم ۳۴۱۳]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت اس وقت تک وقوع پذیر نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب دجال کذاب
نہ پیدا ہو جائیں، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔“

۳۹- عن مسلم بن يسار أنه سمع أبا هريرة يقول: قال: رسول الله ﷺ

يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يا توكم من الأحاديث بما

لم تسبعوا أنتم ولا آباؤكم فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا

يفتنونكم

[ملم، الصحيح، مقدمه، باب النهي عن الراوية عن الضعفاء، ۱۲: ۱، رقم: ۷]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال، کذاب پیدا ہوں گے جو تمہیں اس قسم کی باتیں بیان کریں گے جو نہ تم نے پہلے کبھی سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے ہی سنی ہوں گی، پس میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ ان سے ہوشیار رہنا! مبادا وہ تمہیں گمراہ کر دیں یا فتنے میں مبتلا کر دیں۔“

۴۰- عن ثوبان قال: قال رسول الله ﷺ سيكون في امتي ثلاثون كذابون، كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدى.

[ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ماجاء لا تقوم الساعش حتى يخرج

كذابون، ۴: ۴۹۹، رقم: ۲۲۱۹]

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۴۱- عن ثوبان انه سمع رسول الله ﷺ يقول: سيخرج في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وأنا خاتم الانبياء لا نبي بعدى.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۹۶، رقم: ۸۳۹۰]

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۴۲- عن ثوبان قال: قال رسول الله ﷺ سيكون في امتي ثلاثون كذابون، كلهم يزعم أنه نبيواني خاتم النبيين لا نبي بعدى

[ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۲۲۱، رقم: ۷۲۳۸]

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۲۳- عن حذيفة أن نبى الله ﷺ قال: فى امتى كذابون ودجالون سبعة وعشرون منهم أربع نسوة وانى خاتم النبیین لا نبى بعدى.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳۹۶: ۵، رقم: ۲۳۴۰۶]

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستائیس جھوٹے اور دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۲۴- عن عبید بن عمیر اللیثی فی قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتى یخرج ثلاثون كذابا کلهم یزعم انه نبى قبل يوم القيامة.

[ابن أبی شیبہ، المصنف، ۵۰۳: ۷، رقم ۳۷۵۶۵]

ترجمہ: ”حضرت عبید بن عمیر اللیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے پیدا نہ ہو جائیں، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے روز قیامت سے پہلے۔“

۲۵- عن ابی بکرۃ قال: أكثر الناس فى شأن مسیلمة الكذاب قبل أن یقول فیہ رسول الله ﷺ ثم قام رسول الله ﷺ فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال: أما بعد فقد أكثرهم فى شأن هذا الرجل وأنه كذاب من ثلاثین كذابا یخرجون قبل الدجال.

[حاکم، المستدرک، ۵۸۳: ۴، ۵۸۴، رقم: ۸۶۲۴، ۸۶۲۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار نہیں فرمایا تھا، لوگوں نے اس کے بارے میں بہت کچھ کہا، پھر ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان

خطاب کے لیے تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۴۶- عن عبد الله بن الزبير قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا دجالا منهم مسيلمة و العنسي و المختار و شرقبائل العرب بنو امية و بنو حنيفش و ثقيف.

[أبو يعلى، المسند، ۱۹۷: ۱۲، رقم: ۶۸۲۰]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذاب دجال نہ نکل آئیں، انھی میں سے مسیلمہ، عنسی، مختار، عرب کے شر پسند قبائل، بنو امیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں۔“

۴۷- عن أيوب عن أبي قلابه يرفع قال إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي وأنا خاتم الأنبياء لا نبي بعدى.

[داني، السنن الواردش في الفتن، ۸۶۱: ۴، رقم: ۴۴۲]

ترجمہ: ”حضرت ابو قلابہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

جگر گوشہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی وفات دلیل ختم نبوت ہے:

۴۸- عن إسماعيل قال: قلت لابن أبي أوفى: رأيت إبراهيم ابن النبي

ﷺ قال: مات صغيراً، ولو أن يكون بعد محمد ﷺ نبي ابنه، ولكن لا

نبي بعده.

[بخاري، الصحيح، كتاب الأدب، باب من سمي بأسماء الأنبياء،

[۵۸۴۱: ۵، رقم: ۲۲۸۹]

ترجمہ: ”اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت نہیں بلکہ مبشرات ہیں:

۴۹- عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لم يبق من النبوة

إلا المبشرات. قالوا: وما المبشرات؟ قال: الرويا الصالحة.

[بخاري، الصحيح، كتاب التعبير، باب مشرات، ۲: ۲۵۶۳، رقم: ۶۵۸۹]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے: نبوت کا کوئی جزو سوائے مبشرات کے باقی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب۔“

۵۰- عن أبي سعد الخدری أنه سمع رسول الله يقول: الرويا الصالحة

جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة.

[بخاري، الصحيح، كتاب التعبير، باب الرويا الصالحة جزء من ستة وأربعين

جزءاً من النبوة، ۲: ۲۵۶۳، رقم: ۶۵۸۸]

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے چھ یا بیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۵۱- عن ابن عباس قال: كشف رسول الله ﷺ الستارة ورأسه معصوب

في مرضه الذي مات فيه والناس صفوف خلف أبي بكر فقال: ايها

الناس، انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرويا الصالحة يراها

المسلم أو ترى له.

[بخاری، الصحيح، کتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فیالركوع

والسجود، ۳۲۸: ۱، رقم: ۴۷۹]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض وصال میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا، اس وقت صحابہ کرام حضرت ابو بکر کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور شخص دیکھتا ہے۔“

۵۲- عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إن الرسالة والنبوة قد انقطعت

فلا رسول بعدى ولا نبى قال: فشق ذلك على الناس فقال: لكن

المبشرات قالوا: يا رسول الله! وما المبشرات؟ قال: روى المسلم

وهى جزء من أجزاء النبوة.

[ترمذی، الصحيح، کتاب الرؤیا، باب ذهب النبوة وبقيت المبشرات،

۵۳۳: ۴، رقم: ۲۲۷۲]

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امامت و نبوت ختم ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کے لیے باعث رنج ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن بشارتیں (باقی ہیں)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا خواب۔ اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔“

۵۳- عن ابى هريرة أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاة الغداة

يقول: هل رأى أحد منكم اليش روى ويقول: إنه ليس يبقى بعدى

من النبوة إلا الرويا الصالحة.

روى ابن ماجه

روى ابن ماجه

[أبو داود، السنن، كتاب الأدب، باب ماجاء في الرؤيا، ۴: ۳۰۴،

رقم: ۵۰۱۷]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا فرمالتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) دریافت فرماتے: کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا؟ اور فرماتے: بے شک میرے بعد نبوت میں سے سوائے نیک خواب کے کچھ نہیں بچا۔“

۵۴- عن ام كرز الكعبية قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ذهب النبوة وبقيت المبشرات.

[ابن ماجه، السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام،

رقم: ۱۲۸۳، ۲: ۳۸۹۶]

ترجمہ: ”حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرم رہے تھے: نبوت ختم ہوئی صرف مبشرات باقی رہ گئے۔“

۵۵- عن أبي الطفيل قال: قال رسول الله ﷺ: لا نبوة بعدى إلا المبشرات قال: قيل: وما المبشرات يا رسول الله؟ قال: الرويا الحسنة أو قال الرويا الصالحة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۵۴، رقم: ۲۳۸۴۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو طفیل راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی مگر مبشرات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اچھے خواب؛ یا فرمایا: نیک خواب۔“

۵۶- عن عائشة أن النبي ﷺ قال: لا يبقى بعدى من النبوة شيء إلا المبشرات قالوا: يا رسول الله! وما المبشرات؟ قال: الرويا الصالحة يراها الرجل أو تری له.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۱۲۹: ۶، رقم: ۲۵۰۲۱]

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب، جنھیں انسان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔“

۵۷- عن عطاء بن يسار أن رسول الله ﷺ قال: لن يبقى بعدى من النبوة إلا المبشرات، فقالوا: وما المبشرات يا رسول الله؟ قال: الرويا الصالحة يراها الرجل الصالح أو ترى له جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة.

[مالک، الموطأ، کتاب الجامع، باب ماجاء فی الرؤیا، ۲: ۹۵۷،

رقم: ۱۵۰۶]

ترجمہ: ”حضرت عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے، پس صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب جنھیں نیک شخص دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔“

۵۸- عن أنس بن مالك أن رسول الله قال: الرويا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة.

[مالک، الموطأ، کتاب الجامع، باب ماجاء فی الرؤیا، ۲: ۹۵۷،

رقم: ۱۵۰۶]

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک شخص کے نیک خواب نبوت کے چھیالیس (۴۶) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۵۹- عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: رؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ۱۷۳: ۶، رقم: ۳۰۲۵۰]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی خوابیں نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۶۰- عن عبادة بن الصامت عن النبي ﷺ قال: رؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة.

[ان أبي شيبة، المصنف، ۱۷۳: ۶، رقم: ۳۰۲۵۳]

ترجمہ: ”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان کی خوابیں نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔“

تشریح: اگر نبوت کے پینتالیس 45 حصے غائب ہوں اور ایک حصہ موجود ہو تو کیا وہ نبوت ہوگی۔ کیا محمد عارف کے جسم کے 45 حصے غائب ہوں اور ایک انگلی موجود ہو تو کیا ایک انگلی کو محمد عارف کہہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

۶۱- عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزءاً من النبوة.

[ان أبي شيبة، المصنف، ۱۷۳: ۶، رقم: ۳۰۲۵۵]

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔“

۶۲- عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إن النبوة قد انقطعت والرسالة فخرج الناس فقال: مبشرات وهي جزء من النبوة.

[ان أبي شيبة، المصنف، ۱۷۳: ۶، رقم: ۳۰۲۵۷]

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ پس لوگ (پریشانی کے عالم میں) باہر نکل آئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔“

۶۳- عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ: إن النبوة والرسالة قد انقطعت فجزع الناس قال: قد بقيت المبشرات وهي جزء من النبوة.

[أبو يعلي، المسند، ۳۸: ۷، رقم: ۳۹۴۷]

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ پس لوگ خوفزدہ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبشرات (خوش خبریاں) باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔“

۶۴- عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاة الغداة يقول: هل رأى أحد منكم الليلة رؤيا؟ ألا إنه لا يبقى بعدى من النبوة إلا الرؤبا الصالحة.

[حاكم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۳۲، رقم: ۸۱۷۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ خبردار! میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں بچے گی مگر نیک خواب۔“

۶۵- عن أبي الطفيل قال: قال النبي ﷺ: ذهب النبوة فلا نبوة بعدى وبقیت المبشرات رؤيا المؤمن يراها أو ترى له.

[مقدسي، الأحاديث المختارة، ۲۲۲: ۸، ۲۲۳، رقم: ۲۶۲، ۲۶۳]

ترجمہ: ”حضرت ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات یعنی مومن کے

(اچھے) خواب جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔“

۶۶- عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: لم يبق من النبوة إلا رؤيا

العبد الصالح وهو جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة.

[إسحاق بن راهويه، المسند، ۲: ۲۷۶، رقم: ۲۴۹]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے بعد) نبوت میں سے صرف نیک شخص کے خواب بچیں

گے اور وہ نبوت کے چھپالیس حصوں میں سے ایک ہوں گے۔“

۶۷- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ذهب النبوة فلا نبوة بعدى

إلا المبشرات الرؤيا يراها المسلم أوترى له.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۲: ۲۴۷، رقم: ۳۱۶۲]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نبوت چلی گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات، وہ خوابیں جنہیں

مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتی ہیں۔“

۶۸- عن حذيفة بن أسيد قال: قال رسول الله ﷺ: ذهب النبوة فلا

نبوة بعدى إلا المشرات. قيل: وما المشرات؟ قال: الرويا

الصالحة يراها الرجل أوترى له.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱: ۱۷۹، رقم: ۳۰۵۱]

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ بن اسید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: نبوت ختم ہو گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات۔ عرض کیا گیا

کہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب جنہیں بندہ دیکھتا ہے یا

اسے دکھائے جاتے ہیں۔“

۶۹- عن ابن عباس قال: كشف رسول الله ﷺ البستر والناس صثوف

خلف أبي بكر فقال: إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا الرؤيا
الصالحة يراها المسلم أو ترى له.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۱۷۳، رقم: ۳۰۴۵۶]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آنحالیکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی خوشخبریوں میں سے سوائے نیک خوابوں کے کوئی چیز نہیں بچی، وہ نیک خواب جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔“

۷۰- عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ رفع الست وأبو بكر يوم الناس
فقال: اللهم هل بلغت؟ اللهم الناس! إنه لم يبق بعدى من
مبشرات النبوة.

[أبو عوانة، المسند، ۴۹۰: ۱، ۴۹۱، رقم: ۱۸۲۴]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آنحالیکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما لوگوں کو امامت کروا رہے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین لوگوں تک) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا؟ اے لوگو! میرے بعد نبوت کی خوشخبریوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔“

میں خاتم النبیین ہوں:

۷۱- عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ لعنه العباس: أنا خاتم
النبیین ثم رفع يده وقال: اللهم اغفر لعباس وأبناء العباس
وأبناء أبناء العباس.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۶: ۲۰۵، رقم: ۶۰۲۰]

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! تو عباس، عباس کے بیٹوں اور عباس کے پوتوں کی مغفرت فرما۔“

میرے بعد کوئی نبی نہیں:

۷۲- عن عبد اللہ بن عمرو یقول: خرج علينا رسول الله ﷺ يوم ما كالمودع فقال: أنا محمد النبي الأمي قاله ثلاث مرات ولا نبى بعدى أوتيت فواتح الكلم وخواتمه وجوامعه وعلمت كم خزنة النار وحيلة العرش تجوز بي وعوفيت امتي فاسمعوا وأطيعوا مادمت فيكم فإذا ذهب بي فعليكم بكتاب الله أحلوا حلاله وحرموا حرامه.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۷۲، رقم: ۶۶۰۶]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے جیسے کوئی الوداع ہونے والا لاتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد بنی امی ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھے کلمات کا آغاز اختتام اور ان کی جامعیت عطا کی گئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ دوزخ کے فرشتے کتنے ہیں اور عرش اٹھانے والے فرشتے کتنے ہیں اور میری امت سے میری وجہ سے درگزر کیا گیا اور معافی دے دی گئی ہے۔ پس میرے ارشادات سنو اور اطاعت کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں پس جب مجھے اس دنیا سے لے جایا جائے تو تم کتاب اللہ کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نبی نہ ہونے سے استدلال:

۷۳- عن عقبۃ بن عامر قال: قال رسول اللہ ﷺ لو کان بعدی نبی

لکان عمر بن الخطاب.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن

الخطابص، ۶۱۹: ۵، رقم: ۳۶۸۶]

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے (یعنی نبوت کا خاتمہ ہے ورنہ عمر نبی ہوتا)۔“

۷۴- عن أبی سلمة عن أبی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ لقد كان

فيما قبلكم من الأمم ناس محدثون فإن يك في امتي أحد فعمر

زاد زكرياء بن أبی زائدة عن سعد عن أبی سلمة عن أبی هريرة

قال: قال النبي ﷺ: لقد كان فيمن كان قبلكم من بني إسرائيل

رجال يكلمون من غير أن يكونوا أنبياء، فإن يكفن من امتي

منهم أحد فعمر.

[بخاری، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطابص،

۱۲۷۹: ۳، رقم: ۳۴۸۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ

عمر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے

جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر

ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔“

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ مثل ہارون علیہ السلام ہونے کے باوجود نبی نہ ہوئے“:

۷۵- عن سعد بن أبي وقاص، قال: خلف رسول الله ﷺ علي بن أبي طالب، في غزوة تبوك. فقال: يا رسول الله! أتخلفني في النساء والصبيان؟ فقال: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون من موسى؟ إلا أنه لا نبي بعدي. متفق عليه وهذا اللفظ مسلم.

[بخاري، الصحيح، كتاب المغازی، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة،

۲: ۱۶۰، رقم: ۴۱۵۴]

ترجمہ: ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بطور نیاز مندانہ شکایت کے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن کو تسلی کے لیے) فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی (یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے پاس اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے اسی طرح سے تم اس وقت میرے نائب ہو) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا (اس لیے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارون علیہ السلام کا سا ہے مگر تمہیں نبوت حاصل نہیں)۔“

۷۶- عن سعد بن أبي وقاص، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول له خلفه

في بعض مغازيه فقال له علي: يا رسول الله، خلفتني مع النساء

والصبيان؟ فقال له رسول الله ﷺ: أما ترضى أن تكون مني

بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوة بعدي.

[مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي

طالب، ۱۸۷۱: ۴، رقم: ۲۴۰۴]

ترجمہ: ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

۷۷- عن جابر بن عبد الله، أن النبي ﷺ قال لعلي: أنت مني بمنزلة

هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب،

رقم: ۶۴۰، ۲، رقم: ۳۷۳۰]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۷۸- عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص مثله.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب،

رقم: ۶۴۱، ۵، رقم: ۳۷۳۱]

ترجمہ: ”حضرت سعید بن مسیب سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔“

۷۹- عن أم سلمة مثله.

[ان حبان، الصحيح، ۱۵: ۱۵، رقم: ۶۶۴۳]

ترجمہ: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل حدیث مروی ہے۔“

۸۰- عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس في رواية طويلة ومنها عنه

قال: وخرج بالناس في غزوة تبوك. قال، فقال له علي: أخرج

معك؟ قال: فقال له نبي الله: لا فبكي على فقال له: أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى؟ إلا أنك لست بنبي. إنه لا ينبغي أن أذهب إلا وأنت خليفة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳۳۰: ۱، رقم: ۳۰۶۲]

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر مرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔“

۸۱- عن جابر بن عبد الله قال: لما أَرَادَ رسول الله ﷺ أن يخلف علياً قال: قال له علي: ما يقول الناس في إذا خلفتني قال: فقال: أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي أولاً يكون بعدي نبي.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳۳۸: ۳، رقم: ۱۲۶۷۹]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (غزوہ تبوک کے موقع پر) پیچھے چھوڑنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اگر آپ مجھے پیچھے چھوڑ گئے تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یا فرمایا:

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

۸۲- عن عامر بن سعد عن أبيه سعد أن رسول الله ﷺ قال لعلي: أدت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي.

[أبو يعلى، المسند ۹۹: ۲، رقم: ۷۵۵]

ترجمہ: ”حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۳- عن أم سلمة أن النبي ﷺ قال لعلي: أما ترضى أن تكون مني كما هارون من موسى غير أنه ليس بعدي نبي.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۳۷۷: ۲۳، رقم: ۸۹۲]

ترجمہ: ”حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۴- عن علي قال رسول الله ﷺ..... أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا بعدي نبي.

[حاكم، المستدرک علی الصحيحین، ۳۶۷: ۲، رقم: ۳۲۹۴]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۵- فقال ابن عباس: وخرج رسول ﷺ في غزوة تبوك وخرج بالناس معه قال: فقال له علي: أخرج معك؟ قال: فقال النبي ﷺ: لا. فبكي علي، فقال له: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى

إلا أنه ليس بعدى نبى.

[حاكم، المستدرک علی الصحیحین، ۱۴۳: ۳، رقم: ۴۶۵۲]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے، تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ بھی مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۶- عن عائشة عن أبيها أن النبي ﷺ قال لعلي في غزوة تبوك: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

[بزار، المسند، ۳۸: ۴، رقم: ۱۲۰۰]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شدتِ درد میں مبتلا تھا، پس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے جبکہ میرے اوپر اپنے کپڑے کا ایک کنارہ ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو تندرست ہو گیا، اب تجھے کچھ بھی نہیں ہے۔ (اے علی!) میں نے اللہ تعالیٰ سے (اپنے لیے) کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ وہی چیز تمہارے لیے بھی مانگی ہے، اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی ہے اس نے مجھے عطا کی ہے، سوائے اس کے کہ مجھے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۷- عن علي قال: وجعت وجعًا فأتيت النبي ﷺ فأقامني في مكانه

وقام يصلي وألقى علي طرف ثوبه ثم قال: بزات يا ابن أبي طالب لا بأس عليك ما سألت الله شيئًا إلا سألت لك مثله ولا سألت الله

شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَبِيلَ لِي إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۷: ۴۸، رقم: ۷۹۱۷]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شدت درد میں مبتلا تھا، پس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے جبکہ میرے اوپر اپنے کپڑے کا ایک کنارہ ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو تندرست ہو گیا، اب تجھے کچھ بھی نہیں ہے۔ (اے علی!) میں نے اللہ تعالیٰ سے (اپنے لیے) کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ وہی چیز تمہارے لیے بھی مانگی ہے، اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی ہے اس نے مجھے عطا کی ہے، سوائے اس کے کہ مجھے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۸- عن علی أن النبی ﷺ قال: خلفتك أن تكون خلیفتی قال: أتخلف

عندک یا رسول اللہ، قال: ألا ترضی أن تكون منی بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبی بعدی.

[ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۹۱۰]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں پیچھے اس لیے چھوڑا تا کہ تو میرا نائب ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۹- عن أبی ایوب أن رسول اللہ ﷺ قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون

من موسى إلا أنه لا نبی بعدی.

[ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۱: ۹۱۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسا موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۹۰- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ لأُم سلمة: هذا علي بن أبي طالب لحمه لحمي ودمه دمي فهو مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

[ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۱۱: ۹]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے، اس کا گوشت میرا گوشت، اور اس کا خون میرا خون ہے، اور یہ مجھ سے ایسے ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام سے تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۹۱- عن ابن عباس قال: لما آخى النبي ﷺ بين أصحابه من المهاجرين والأنصار قلم يواخ بين علي بن أبي طالب وبين أحد منهم خرج علي مغضباً حتى أتى جدولاً فتوسد ذراعاً فسفت عليه الريح فطلبه النبي ﷺ حتى وجدته فوكزه برجله فقال له: قم فما صلحت أن تكون إلا أبا تراب أخضبت علي حين أخيت بين المهاجرين والأنصار ولم أواخ بينك وبين أحد منهم أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۵۱۱، رقم: ۱۱۰۹۲]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہاجر و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے درمیان بھائی چارہ قائم نہ کیا۔“

پس حضرت علی رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں باہر نکلے اور ایک چھوٹی نہر کے کنارے اپنے بازو کا تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ ایسے میں ہوانے آپ پر گرد و غبار ڈال دیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلاش فرمایا یہاں تک کہ انھیں پالیا۔ آپ نے ان کو اپنے پاؤں مبارک سے ہلا کر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، تو ابو تراب ہونے کے ہی لائق ہے، کیا تو مجھ سے ناراض ہو گیا جس وقت میں نے مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، اور تیرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۹۲- عن أسماء بنت عمیس أن رسول الله ﷺ قال لعلي: أدت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبى.

[نسائي، السنن الكبرى، ۱۲۵: ۵، رقم: ۸۴۴۸]

ترجمہ: ”حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: تیرا مجھ سے مقام و مرتبہ وہی ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۹۳- عن البراء بن عازب وزید بن أرقم أن رسول الله ﷺ قال لعلي حين أراد أن يغزو: إنه لا بد من أن أقيم أو تقيم فخلفه فقال داس: ما خلفه إلا شيء كرهه فبلغ ذلك عليا فأتى رسول الله ﷺ فأخبره فتصاحك ثم قال: يا علي، أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي.

[هيثمى، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۱]

ترجمہ: ”حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوہ پر جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ضروری ہے کہ میں رکوں یا تم رکو، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے

چھوڑا، لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ناخوشگوار چیز کی وجہ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ پس جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ پریشان ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا: اے علی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۹۴- عن ابن عمر أن النبي ﷺ قال لعلی: أما ترضی أن تكون منی بمنزلة ہارون من موسیٰ إلا أنه لا نبوة بعدی ولا وراثۃ.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۱۲۶: ۲، رقم: ۱۲۶۵]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد نہ تو نبوت ہے اور نہ ہی میرا کوئی وارث ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالتِ عامہ سے ختم نبوت پر استدلال:

۹۵- أخبرنا جابر بن عبد اللہ أن النبی ﷺ قال: کان النبی یبعث إلی قومہ خاصة وبعثت إلی الناس عامة.

[بخاری، الصحيح، کتاب التیمم، باب قول اللہ تعالیٰ: فلم تجدوا ماء فتیمموا

صعیدا طیباً، ۱۲۸: ۱، رقم: ۳۲۸]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نبی نہ ہونے سے استدلال:

۹۶- حدثنا جابر بن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: کان النبی یبعث

إلى قومه خاصة وبعثت إلى الناس كافة.

[ابن حبان، الصحيح، ۳۰۸: ۱۴، رقم: ۶۳۹۸]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔“

۹۷- عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: بعثت إلى الناس كافة الاحمر والأسود.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳۰۱: ۱، رقم: ۴۵۸۶]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔“

۹۸- عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ فأرسلت إلى الناس كلهم عامة وكان من قبلي إنما يرسل إلى قومه.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۲۲۲: ۲، رقم: ۷۰۶۸]

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام لوگوں کی طرف عمومی طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے قبل رسول کو اس کی قوم کی طرف ہی مبعوث کیا جاتا تھا۔“

۹۹- عن أبي أمية قال: قال رسول الله ﷺ بعثت إلى كل أبيض وأسود.

[طبراني، المعجم الكبير، ۲۳۹: ۸، رقم: ۷۹۳۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر سفید اور سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔“

۱۰۰- عن أبي هريرة في حديث طويل قال: قال رسول الله ﷺ !

يبعث إلى الناس كافة أحمرهم وأسودهم.

[طحاوي، مشكل الآثار، ۲: ۲۱۰، رقم: ۱۲۳۶، ۱۰: ۴۶، رقم: ۳۸۴۹]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔“

۱۰۱- عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ بعثت إلى الناس كافة الأحمر

والأسود وإنما كان يبعث كل نبى إلى قريته.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱۲: ۴۱۳، رقم: ۱۳۵۲۲]

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور (مجھ سے پہلے) ہر نبی محض اپنی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔“

۱۰۲- عن أبي هريرة في حديث الإسراء فقال له ربه تبارك و تعالی:

أرسلتك إلى الناس كافة.

[ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۷۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ صحیح حدیث اسراء میں بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔“

۱۰۳- عن علي عن النبي ﷺ أرسلت إلى الأبيض والأسود والأحمر.

[لالکائی، اعتقاد أهل السنة، ۷: ۷۸۵، رقم: ۱۲۲۸]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سفید، سیاہ اور سرخ (تمام انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

۱۰۴- عن زمل بن عمرو العذری عن آبائه یا معشر العرب إنی رسول
الله إلی الأنام كافة.

[ہندی، کنز العمال، ۱۲۷: ۱، رقم: ۳۵۸]

ترجمہ: ”حضرت زمل بن عمرو العذری اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ عرب! میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا
گیا ہوں۔“

۱۰۵- عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ أنا رسول من أدركت حیا
ومن یو الد بعدی.

[ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱: ۱۰۱]

ترجمہ: ”حضرت حسن بنی اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں (ہر اس شخص کا) رسول ہوں جسے زندہ پاؤں گا اور جو میرے بعد پیدا ہوگا۔“

تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے سے استدلال:

۱۰۶- عن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله بعثني رحمة
للغلمين وهدى للعالمين.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۲۶۸: ۵، رقم: ۲۲۳۶۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے
شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام جہانوں کے لیے
ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔“

۱۰۷- عن المسور بن مخرمة قال خرج رسول الله ﷺ على أصحابه،
فقال: إن الله بعثني رحمة للناس كافة.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۸: ۲۰، رقم: ۱۲]

ترجمہ: ”حضرت مسور بن مخرمہ بنی اللہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

صحابہ کرام کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

۱۰۸- عن عمرو بن أبی قرۃ وإنما بعثنی اللہ رحمة للعالمین.

[طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۵۹، رقم: ۶۱۵۶]

ترجمہ: ”حضرت عمر بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

مہر نبوت سے ختم نبوت پر استدلال:

۱۰۹- عن إبراہیم بن محمد بن محمد من ولد علی أبی طالب قال فی حدیث

طویل: کان علی إذا وصف النبی ﷺ قال بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، ۵: ۵۹۹، رقم: ۳۶۳۸]

ترجمہ: ”حضرت ابراہیم بن محمد بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے..... آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔“

۱۱۰- عن أبی موسیٰ قال فی روایة طویلة: خرج أبو طالب إلی الشام،

وخرج معہ النبی ﷺ فخرج إلیہم الراہب فقال: وانی أعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف کتفه مثل التفاحة.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب: ماجاء فی نبوة النبی

ﷺ، ۵: ۵۹۰، رقم: ۳۶۲۰]

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ

تھے۔ راہب ان کے پاس آیا اور کہنے لگا:..... میں انھیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سب کی مثل ہے۔“

۱۱۱- عن وهب بن منبه قال ولم يبعث الله نبيا إلا وقد كانت عليه شامة النبوة في يده اليمنى إلا أن يكون نبينا محمدا ﷺ فإن شامة النبوة كانت بين كتفيه وقد سئل نبينا ﷺ عن ذلك فقال: هذه الشامة التي بين كتفي شامة الأنبياء قبلي لأنه لا نبى بعدى ولا رسول.

[حاكم، المستدرک علی الصحیحین، ۶۳۱: ۲، رقم: ۴۱۰۵]

ترجمہ: ”حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کے دائیں ہاتھ پر مہر نبوت ہوتی تھی مگر ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کی مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ میرے کندھوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء کرام (علیہم السلام) کی ہوتی تھی کیونکہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔“

ختم ہجرت کی تمثیل میں ختم نبوت کا بیان:

۱۱۲- عن سهل بن سعد الساعدي قال: استأذن العباس بن عبدالمطلب النبي ﷺ في الهجرة فقال له يا عم أقم مكانك الذي أدت به فإن الله ليختم بك الهجرة كما ختم بي النبوة.

[أبو يعلى، المسند، ۵: ۵۵، رقم: ۲۶۲۴۶]

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

فرمایا: اے چچا! آپ جہاں ہیں وہیں رہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ آپ پر ہجرت کو ختم فرمائے گا جیسے کہ مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔“

۱۱۳- عن سهل بن سعد قال: لما قدم رسول الله ﷺ من بدر ومعه عمه العباس قال: له يا رسول الله، لو أذنت لي فخرجت إلى مكة فهاجرت منها أو قال: فأهاجر منها فقال رسول الله ﷺ يا عم اطمئن فإنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتم النبیین في النبوة.

[احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۹۴۱: ۲، رقم: ۱۸۱۲]

ترجمہ: ”حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ مجھے مکہ کی طرف کوچ کرنے اور وہاں سے ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا جان مطمئن ہو جائیں، آپ ہجرت میں مہاجرین کے خاتم ہیں، جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور مسجد نبوی کسی نبی کی آخری مسجد ہے:

۱۱۴- قال عبد الله بن إبراهيم أشهد أني سمعت أبا هريرة يقول: قال

رسول الله ﷺ فإني آخر الأنبياء وإن مسجدي آخر المساجد.

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور یہ کہ میری مسجد (انبیاء کی مساجد میں سے) آخری مسجد ہے۔“

۱۱۵- عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: أنا خاتم الأنبياء ومسجدي

خاتم مساجد الأنبياء. أحق المساجد أن يزار وتشد إليه الرواحل
المسجد الحرام ومسجدي. صلاة في مسجدي افضل من ألف
صلاة فيما سواه من المساجد إلا المسجد الحرام.

[۱- مسلم، الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و

المدينة، ۱۰۱۲: ۲، رقم: ۱۳۹۴] [۲- هيثمي، مجمع الزوائد، ۴: ۴]

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
خاتم الانبياء ہوں اور میری مسجد انبياء کی مساجد کی خاتم ہے۔ (یعنی کسی نبی کی تعمیر
کردہ آخری مسجد) اور مساجد میں سے سب سے زیادہ زیارت کیے جانے کی حقدار
اور اس چیز کی حقدار کہ ان کی طرف رخت سفر باندھا جائے دو مساجد ہیں مسجد حرام
اور میری مسجد (مسجد نبوی) اور میری مسجد میں نماز دوسری مساجد میں پڑھی جانے
والی ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔“

۱۱۶- عن عائشة قال: قال رسول الله ﷺ: أنا خاتم الأنبياء ومسجدي
خاتم مساجد الأنبياء.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴۵: ۱، رقم: ۱۱۲]

ترجمہ: ”حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خاتم
الانبياء ہوں اور میری مسجد انبياء کی مساجد کی خاتم ہے۔“

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور امت مسلمہ آخری امت“:

۱۱۷- عن أبي أمامة الباهلي قال: قال رسول الله ﷺ: أنا آخر الأنبياء
وأنتم آخر الأمم.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، ۱۳۵۹: ۲، رقم: ۴۰۷۷]

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
تمام انبياء میں سے آخر میں ہوں اور تم سب آخری امت ہو۔“

۱۱۸- عن أبي أمامة الباهلي يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول: أيها الناس إنه لا نبي بعدي ولا أمة بعدكم. فاعبدوا ربكم ل وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم طيبة بها أنفسكم وأطيعوا ولا أمركم تدخلوا جنة ربكم.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۱۱۵: ۸، رقم: ۷۵۳۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ پس اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اور رمضان کے روزے رکھو، اور اپنی رضامندی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، (نیجتاً) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔“

۱۱۹- عن شعبي قال: سمعت فاطمة بنت قيس تقول: سعد رسول الله ﷺ المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أندر كم الدجال فإنه لم يكن دى قبلى إلا وقد أندره أمته وهو كائن فيكم أيتها الأمة إنه لا دى بعدى ولا أمة بعدكم.

[ابن حبان، الصحيح، ۱۹۵: ۱۵، ۱۹۶، رقم: ۶۷۸۸]

ترجمہ: ”شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، پس مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، اور اے امت محمدیہ! وہ تجھ میں پایا جائے گا۔ بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔“

۱۲۰- عن ابن عمر (قال رسول الله ﷺ في حجة الوداع): أيها

الناس، أي يومٍ هذا؟ قالو: يوم حرام. قال: فأى بلدٍ هذا؟ قالوا: بلد حرام. قال: فأى شهرٍ هذا؟ قالوا: شهر حرام. قال: فإن الله تبارك و تعالیٰ حرم دمائکم وأموالکم وأعراضکم کحرمة هذا اليوم وهذا الشهر وهذا البلد ألا لیبلغ شاهدکم وغائبکم لا نبی بعدی ولا أمة بعدکم ثم رفع یدیه فقال: اللهم اشهد.

[هیشمی، مجمع الزوائد، ۲۶۸: ۳]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یوم الاحرام (یہ کون سا علاقہ ہے) یہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتوں کو اس دن، اس ماہ اور اس شہر کی حرمت کی طرح حرام کیا ہے، آگاہ ہو جاؤ، تم میں سے جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچادے کہ میرے بعد کوئی بنی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔“

۱۲۱- عن ابن زمل الجھنی فی حدیث طویل فی الرؤیا مرفوعاً فالدنیا سبعة آلاف سنة وأنا فی آخرها الفأ (إلی قوله) وأما الناقة التي رأیت ورأیتنی أتقیها فهي الساعة علينا تقوم لا نبی بعدی ولا أمة بعد أمتی.

[طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۰۳: ۸، رقم: ۸۱۲۶]

ترجمہ: ”ابن زمل جھنی خوابوں کے باب میں ایک طویل مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور

میں آخری ہزار سال میں ہوں..... اور رہی وہ اونٹنی جسے تو نے دیکھا اور مجھے تو نے دیکھا کہ میں اس اونٹنی سے بچ رہا ہوں، تو اس سے مراد قیامت ہے، وہ ہمیں پر قائم ہوگی، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت نہیں خلافت ہے:

۱۲۲- عن أبي حازم قال قاعدت أبا هريرة رضي الله عنه خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدى. وسيكون خلفاء فيكثرون الحديث. متفق عليه.

[بخاری، الصحيح، کتاب الأنبياء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۳: ۱۲۷۳، رقم: ۳۲۶۸]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پہلے زمانے میں) بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کیا کرتے تھی جب ایک نبی وصال فرما جاتا تو اللہ پاک دوسرا نبی مبعوث فرما دیتے (پھر میری بعثت ہو گئی) میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہذا میرے بعد) اب (میرے) خلفاء ہوں گے جو بکثرت ہوں گے۔“

۱۲۳- عن أبي حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدى. وسيكون خلفاء تكثروا: فما تأمروا قال: فوابعة الأول فالأول وأعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم.

[بخاری، الصحيح، کتاب الأنبياء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۳: ۱۲۷۳، رقم: ۳۲۶۸]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا پس اللہ تعالیٰ جو انھیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔“

۱۲۴- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ إن بني إسرائيل كادت

تسوسهم الأنبياء كلما مات نبي قام نبي وأنه ليس بعدى

[ابن حبان، الصحيح، ۱۰، ۴۱۸، رقم: ۴۵۵۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام بنو اسرائیل پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔“

۱۲۵- عن جبیر بن مطعم قال: خرجت تاجًا إلى الشام في الجاهلية

فلما كنت بأدنى الشام لقيني رجلٌ تنبأ قلت: نعم. قال: هل تعرف

صورته إذا رأيته قلت: نعم فأدخلني بيتا فيه صورٌ فلم أرسورةً

النبي ﷺ فبينما أنا كذلك إذ دخل رجلٌ منهم علينا فقال: فيم

أنتم فأخبرنا فذهب بنا إلى منزله فساعة ما دخلت نظرت إلى

صورة النبي ﷺ وإذا رجلٌ أخذٌ بعقب النبي ﷺ قلت من هذا على

عقبه قال: إنه لم يكن نبي إلا كان بعده نبي إلا هذا فإنه لا نبي

بعده وهذا الخليفة بعده وإبدا صفة أبي بكر.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۱۲۵: ۲، رقم: ۱۵۳۷]

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں، میں تجارت کی غرض سے شام کی طرف گیا۔ جب شام کے انتہائی قریب پہنچا تو اہل کتاب میں سے ایک شخص مجھے ملا اور کہا: کیا تمہارے ہاں کوئی ایسا شخص ہے جو نبوت کا دعویٰ دار ہے، میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا اگر تم ان کی تصویر دیکھو تو انہیں پہچان لو گے، میں نے کہا: ہاں! پھر اس نے مجھے ایسے کمرے میں داخل کر دیا، جس میں تصویریں تھیں، اسی دوران ان میں سے ایک آدمی اس کمرے میں داخل ہوا اور کہا: تم کس چیز میں مشغول ہو؟ ہم نے اسے بتایا، پس وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ جو نہی میں اس کے گھر میں داخل ہوا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی تصویر دیکھی، جس میں ایک آدمی آپ ﷺ کی ایڑھی کو تھامے ہوئے۔ میں نے کہا یہ شخص کون ہے جو آپ ﷺ کی ایڑھی کو تھامے ہوئے ہے؟ اس نے کہا: اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس کے بعد کوئی اور نبی آجاتا سوائے حضور نبی اکرم ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور یہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہیں اور اس نے حضرت ابو بکر صدیق ص کا حلیہ بیان کیا۔“

۱۲۶- قال حذيفة: قال رسول الله ﷺ تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء الله أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فيكون ما شاء الله أن يكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا جبرية فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت.

[أحمد بن حنبل، المسند ۳: ۲۷۳]

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

نبوت تم میں اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ تم میں رہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے اٹھالے گا، پھر نبوت کے منہاج پر خلافت ہوگی، اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر جب چاہے گا اسے اٹھالے گا۔ پھر ظالم ملوکیت ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ پھر جبری ملوکیت ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھالے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوة ہوگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔“

۱۲۷- عن أبي ثعلبة قال: لقيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله، ادفعتني إلى رجل حسن التعليم قد فعنى إلى أبي عبيدة بن الجراح ثم قال قد دفعتك إلى رجل يحسن تعليمك وأدبك فأتيت أبا عبيدة بن الجراح يحسن تعليمك وأدبك فأتيت أبا عبيدة بن الجراح وهو وبشير بن سعد أبو النعمان بن بشير يتحدثان فلما رأيتني سكتا فقلت يا أبا عبيدة والله ما هكذا حدثني رسول الله ﷺ فقال: إنك جئت ونحن نتحدث حديثاً سمعناه من رسول الله ﷺ فاجلس حتى نحدثك فقال: قال رسول الله ﷺ إن فيكم النبوة ثم تكون خلافة على منہاج النبوة فم يكون ملكاً وجبريةً.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۱: ۱۵۷، رقم: ۳۶۸]

ترجمہ: ”حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے سپرد کیجیے جو اچھی تعلیم والا ہو، تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا، پھر فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے حوالے کیا ہے جو تیری تعلیم و ادب کو سنوار دے گا، پس میں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آیا، جبکہ وہ اور بشیر بن سعد جو کہ نعمان بن بشیر کے

والد تھے آپس میں باتیں کر رہے تھے، جب ان دونوں نے مجھے دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ پس میں نے کہا: اے ابو عبیدہ! اللہ کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں بتایا۔ انھوں نے کہا: جب تو آیا تو ہم وہ تمہیں بھی وہ بات سنائیں۔ چنانچہ انھوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت تم میں ہے (یعنی میں تم میں موجود ہوں) پھر (میرے بعد) علی منہاج النبوة خلافت ہوگی، پھر (خلافت کے بعد) ملوکیت اور جبریت ہوگی۔“

۱۲۸- عن سفينة قال قال رسول الله ﷺ خلافة النبوة ثلاثون سنة

ثم يوتي الله الملك أو ملكه، من يشاء.

[أبو داود، السنن، كتاب النية، باب في الخلفاء، ۲: ۲۱۱، رقم: ۴۶۴۶]

ترجمہ: ”حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس سال ہے اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا سلطنت یا اپنی سلطنت عطا فرمائے گا۔“

۱۲۹- عن أبي الطفيل يحدث أنه سمع حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول:

يا أيها الناس، ألا تسألوني فإن الناس كانوا يسألون رسول الله ﷺ عن الخير وكنت أسأله عن الشر أن الله بعث نبيه ﷺ فدعا الناس من الكفر إلى الإيمان ومن الضلالة إلى الهدى فاستجاب من استجاب فحى من الحق ما كان ميتاً ومات من الباطل ما كان حياً ذهبت النبوة فكادت الخلافة على منہاج النبوة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۰۲، رقم: ۲۳۲۷۹]

ترجمہ: ”حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت حذیفہ بن یمان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے، پس بے شک لوگ حضور نبی اکرم ﷺ سے خیر کے بارے سوال کرتے تھے اور میں آپ ﷺ

سے شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ بے شک اللہ گنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی طرف اور گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، پس جس نے دعوت قبول کی سو اس نے کی، اور حق سے مردہ شخص زندہ اور باطل سے زندہ شخص مردہ ہو گیا، پھر نبوت جاتی رہی اور خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوگی۔“

۱۳۰- عن ابن عباس قال: قال العباس: يا رسول الله! ما لنا في هذا الأمر قال: لي النبوة ولكم الخلافة بكم يفتح هذا الأمر وبكم يختم.

[خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۳: ۳۴۹]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دین کے معاملہ میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت۔ تم اسے (یعنی امت محمدیہ) سے اس دین کے معاملہ کا آغاز ہوگا اور تم پر ہی ختم ہوگا۔“

”شب معراج جبریل امین علیہ السلام کا ملائکہ میں اعلان ختم نبوت“:

۱۳۱- من حدیث طویل فی الإسراء عن ابی ہریر: حتی أتى بیت المقدس

فنزل فربط فرسه إله صخرة مع الملائكة فلما قضيت الصلاة قالوا:

يا جبريل! من هذا معك؟ قال: هذا محمد رسول الله ﷺ خاتم

النبیین (إلى أن قال:) فقال له ربه تبارك و تعالی: قد اتخذتك

حبيبًا ومكتوبًا في التوراة محمد حبيب الرحمن وأرسلناك

للناس كافة وجعلت أمتك هم الأولون وهم الآخرون وجعلت

أمتك لا تجوز لهم خطبة حتى يشهدوا واعطيتك سبقًا من المثاني

ولم أعطها نبياً قبلك وأعطيتك خواتيم سورة البقرة من كنز
تحت العرش لم أعطها قبلك وجعلتك فاتحاً وخاتماً.

[ہیثمی، مجمع الزوائد، ۶۸: ۱-۷۲]

ترجمہ: ”اسراء کے باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں سے ہے..... یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تشریف لائے۔ پھر ملائکہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اپنے گھوڑے کو ایک چٹان کے ساتھ باندھ دیا، جب نماز ادا کر لی گئی تو ملائکہ نے سوال کیا، اے جبریل! آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ اللہ کے رسول، نبیوں کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں۔ اور ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی امت کو اولین و آخرین بنایا، اور میں نے آپ کی امت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لیے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، اور میں نے آپ کو باعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور آپ کو سبع مثانی (سورہ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی، اور آپ کو آخر سورہ بقرہ کی آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش سے نیچے ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔“

خاتم النبیین کے الفاظ پر مشتمل درود پاک کی تعلیم:

۱۳۲- عن عبد الله بن مسعود قال: إذا صليتم على رسول الله ﷺ

فأحسنوا الصلاة عليه فإنكم لا تدرن لعل ذلك يعرض عليه.

قال: فقالوا له: فعلينا قال: قولوا: اللهم، اجعل صلاتك ورحمتك

وبرکاتک علی سید المرسلین وإمام الخیر وقائد الخیر ورسول
الرحمة، اللهم ابعث مقامًا محمودًا یغبطه به الأولون والآخرین.
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد كما صلیت علی ابراهیم وعلی
آل ابراهیم إنک حمیدٌ مجیدٌ. اللهم بارک علی محمد كما بارکت
علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم إنک حمیدٌ مجیدٌ.

[ابن ماجہ، السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فیها، باب الصلاة علی النبی

ﷺ، ۲۹۳: ۱، رقم: ۳۱۰۹]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب تم
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود بھیجو تو بڑے احسن انداز میں آپ
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس
میں پیش کیا جاتا ہے تو لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود کیسے بھیجیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: ”اے میرے اللہ! تو اپنا
درود ورحمت اور برکتیں تمام رسولوں کے سردار، اہل تقویٰ کے امام اور خاتم النبیین
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور رسول کے لیے خاص فرما جو کہ بھلائی اور
خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے میرے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اس مقام محمود پر پہنچا جس پر اولین اور آخرین کے لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے
میرے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح کہ تو
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا ہوا اور
بزرگی والا ہے۔ اے میرے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو
برکت عطاء فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت عطاء
فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔“

۱۳۳ - عن سلامة بن الكندی قال: كان علی يعلم الناس الصلاة علی

نبی اللہ ﷺ يقول: اللهم، داحی المدحوات، وبارئ المسموكات،
وجبار القلوب علی فطراتها شقیها وسعیدها، اجعل شرائف
صلواتك ودوائی برکاتك، ورافع تحیتك علی محمد عبدك
ورسولك الخاتم لما سبق، والفتاح لما أغلق.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۹: ۲۳، رقم: ۹۰۸۹]

ترجمہ: ”حضرت سلامہ بن کندي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ یوں سکھاتے تھے، آپ صفرماتے
ہے: اے اللہ! اے زمینوں کو پھیلانے والے! اے ساتوں آسمانوں کو پیدا
فرمانے والے! اور اے خوش بخت اور بد بخت فطرت کے حامل دلوں کے جوڑنے
والے! تو اپنی عظیم رحمتوں اور بڑھنے والی برکات اور اپنے بلند پایہ تحیات کو
اپنے (کامل) بندے اور رسول پر بصورتِ درود بھیج جو سابقہ شریعتوں کے خاتم اور
(حکمت و اسرار کے) بند خزانوں کے کھولنے والے ہیں۔“

أمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم درجہ میں اول اور وجود میں آخر:

۱۳۴- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: نحن الآخرون
السابقون يوم القيامة أوتوا الكتاب من قبلنا وأوتيناها من
بعدهم.

[بخاری، الصحيح، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم، ۱: ۹۴،

رقم: ۲۳۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی
ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔“

۱۳۵- عن أبي هريرة وعن ربي بن حراش عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ في حديث طويل ومنه نحن الآخرون من أهل الدنيا ولأولون يوم القيامة المقضى لهم قبل الخلائق.

[مسلم الصحيح، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ۲: ۵۸۶،

رقم: ۱۰۸۳]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم دنیا والوں کے اعتبار سے آخر ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے جن کا فیصلہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا۔“

۱۳۶- عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال: نحن آخر الأمم وأول من

يحساب يقال: أين الأمة الأمية ونبينا فنحن الآخرون الأولون.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۴،

رقم: ۴۲۹۰]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب امتوں کے آخر پر ہیں اور سب سے پہلے حساب اس امت کا کیا جائے گا، کہا جائے گا: اُمی امت اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ سو ہم اول بھی ہیں اور آخر بھی۔“

۱۳۷- عن عبدالله بن مسعود قال رسول الله ﷺ: نحن الآخرون

الأولون يوم القيامة.

[ابن حبان، الصحيح، ۸: ۱۱، رقم: ۳۲۱۷]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم زمانہ کے اعتبار سے آخری اور روز قیامت (حساب کے اعتبار سے) پہلے ہوں گے۔“

۱۳۸ - عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إن موسى لما نزلت عليه التوراة وقرأها فوجد فيها ذكر هذه الأمة فقال: يا رب، إني أجد في الألواح أمة هم الآخرون السابقون فاجعلهم أمتي.

[ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۱۱۹: ۶۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک موسیٰ علیہ السلام پر جب تورات نازل ہوئی اور آپ علیہ السلام نے اسے پڑھا اور اس میں اس امت کا ذکر پایا، پھر عرض کیا: اے میرے رب! بے شک میں ان تختیوں میں اس امت کا تذکرہ پا رہا ہوں جس کے لوگ زمانہ کے اعتبار سے آخری اور مقام و مرتبہ میں سبقت لے جانے والے ہوں گے، پس تو انھیں میری امت بنا۔“

۱۳۹ - عن عبد الله بن مالك عن مكحول: قال في حديث طويل: قال رسول الله ﷺ: بل يا يهودي، أنتم الاولون و نحن الآخرون السابقون يوم القيامة.

[ابن أبي شبيبہ، المصنف، ۳۲۷: ۶، رقم: ۳۱۸۰۳]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن مالک، حضرت مکحول سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ اے یہودیو! تم زمانہ کے اعتبار سے پہلے ہو اور ہم آخری لیکن روز قیامت سبقت لے جانے والے ہم ہیں۔“

أمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی خیر الامم اور آخر الامم ہے:

۱۴۰ - عن بهز بن حكيم، عن أبيه عن جده أنه سماع النبي ﷺ يقول في قوله تعالى: { كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ } قال: إنكم تسمون سبعين أمةً، أنتم خيرها وأكرمها على الله.

[ترمذی، السنن، أبواب التفسیر، باب ومن سورة آل عمران، ۲۲۶: ۵،

رقم: ۳۰۰۱]

ترجمہ: ”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان الہی ”تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے“ کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔“

۱۴۱- عن بہز بن حکیم، عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ:

تكميل، يوم القيامة، سبعين أمة. نحن آخرها، وخيرها.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۷]

رقم: ۴۲۸۷

ترجمہ: ”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم ان سب سے آخری اور سب سے بہتر ہیں۔“

۱۴۲- عن بہز بن حکیم، عن أبيه عن جده قال: سمعت رسول

الله ﷺ يقول: إنكم وفيتم سبعين أمةً أنتم خيرها وأكرمها على الله.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۸]

رقم: ۴۲۸۸

ترجمہ: ”حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کر چکے ہو، تم اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔“

۱۴۳- عن حکیم بن معاوية عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: أنتم توفون

سبعين أمةً أنتم خيرها وأكرمها على الله تبارك وتعالى.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۷۷، رقم: ۲۰۰۲۹]

ترجمہ: ”حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب سے بہترین اور معزز ہو۔“

۱۴۴ - عن أبي سعيد الخدري مثله وفيه إنكم تتمون سبعين أمة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۶۱: ۳، رقم: ۱۱۶۰۴]

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے، اس میں: تم ستر امتوں کو مکمل کرو گے کے الفاظ ہیں۔“

۱۴۵ - عن بهز بن حكيم، عن أبيه عن جده عن النبي ﷺ قال: أنتم

تكملون يوم القيامة، سبعين أمة. نحن خيرها وآخرها.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۱۱۱: ۲، رقم: ۱۴۱۵]

ترجمہ: ”بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روز قیامت ستر امتوں کی تکمیل کرو گے۔ ہم ان سب سے بہتر اور آخری ہیں۔“

۱۴۶ - عند عبد الله بن عمر.

[طرسوسي، مسند عبد الله بن عمر، ۲۷: ۱، رقم: ۲۴]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔“

۱۴۷ - عن قتادة مثله.

[طبری، جامع البيان في تفسير القرآن، ۳۸۹: ۳]

ترجمہ: ”حضرت قتادہ سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔“

دنیا و آخرت میں اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف و امتیاز:

۱۴۸ - عن ابن عباس قال: قال النبي ﷺ: عرضت على الامم، فأجد

النبي يرمعه الأمة، والنبي يرمعه النفر، والنبي يرمعه العشرة،

والنبي يرمعه الخمسة، والنبي يرمعه وحده، فنظرت فإذا سوادٌ كثيرٌ،

قلت: يا جبريل، هؤلاء أمتي؟ قال: لا، ولكن انظر إلى الأفق، فنظرت فإذا سوادٌ، قال: هؤلاء أمتك، وهؤلاء سبعون ألفاً قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب، قلت: ولم؟ قال: كانوا لا يكتوون، ولا يسترقون، ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون، فقام إليه عكاشة بن محصن فقال: ادع الله أن يجعلني منهم، قال: اللهم اجعله منهم. ثم قام إليه رجلٌ آخر قال: ادع الله أن يجعلني منهم قال: سبقك بها عكاشة.

[بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير

حساب، ۲۳۹۶: ۵، رقم: ۶۱۷۵]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ انھوں نے کہا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لیے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انھوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی

ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔“
 ۱۴۹- عن ابن عباس قال: كنا مع النبي ﷺ في قبة، فقال: أترضون
 أن تكونوا ثلث أهل الجنة. قلنا: نعم، قال: والذي نفس محمد
 بيده، إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة، وذلك أن الجنة لا
 يدخلها إلا نفس مسلمة، وما أنتم في أهل الشرك إلا كالشعرة
 البيضاء في جلد الثور الأسود، أو كالشعرة السوداء في جلد الثور
 الأحمر. متفق عليه.

[بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، ۲۳۹۲: ۵،

رقم: ۶۱۶۳]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے
 ہمراہ ہم ایک قبہ (مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر
 راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا:
 اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم
 (تعداد میں) اہل جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے
 سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد
 پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔“

۱۵۰- عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ أهل
 الجنة عشرون ومائة صفي، ثمانون منها من هذه الأمة، وأربعون
 من سائر الأمم.

[ترمذي، السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في كم صف أهل الجنة،

رقم: ۶۸۳، ۴، رقم: ۲۵۴۶]

ترجمہ: ”حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔“

۱۵۱- عن عمر بن الخطاب عن رسول الله ﷺ قال: الجنة حرمات على الأنبياء حتى أدخلها، وحرمت على الأمم حتى تدخلها أمتي.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۲۸۹: ۱، رقم: ۹۴۲]

ترجمہ: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام ہے کہ جب تک میری اُمت اس میں داخل نہ ہو جائے۔“

۱۵۲- عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ أنا أول من يؤذن له

بالسجود يوم القيامة، وأنا أول من يؤذن له أن يرفع رأسه، فأنظر إلى بين يدي، فأعرف أمتي من بين الأمم، ومن خلفي مثل ذلك، وعن يميني مثل ذلك. فقال له رجل: يا رسول الله، كيف تعرف أمتك من بين الأمم فيما بين نوح إلى أمتك؟ قال: هم غرُّ محجلون من أثر الوضوء، ليس أحدٌ كذلك غيرهم، وأعرفهم أنهم يؤتون كتبهم بأيمانهم، وأعرفهم يسعي بين أيديهم ذريتهم.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۱۹۹: ۵، رقم: ۲۱۷۸۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہی وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کو) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہوگی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی اُمت کو دوسری

امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انھیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ اس وقت حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے لے کر آپ کی امت تک کے لوگ ہوں گے؟..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا اور میں انھیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انھیں پہچان لوں گا کہ ان کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہوگی۔“

۱۵۳- عن أبي ذرٍّ وأبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال: إني لأعرف أمتي يوم القيامة من بين الأمم. قالوا: يا رسول الله، وكيف تعرف أمتك؟ قال: أعرفهم يؤتون كتبهم بأيامهم. وأعرفهم بسيماهم في وجوههم من أثر السجود، وأعرفهم بنورهم يسعي بين أيديهم. [أحمد بن حنبل، المسند، ۱۹۹: ۵، رقم: ۲۱۷۸۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انھیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انھیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔“

۱۵۴- عن أبي أمية الباهلي يقول: تخرج يوم القيامة ثلثة غرٌّ محجلون يسد الأفق نورهم مثل الشمس فينادي منادٍ: النبي الأُمِّي فيتحسس لها كل نبي أمتي، فيقال: محمد ﷺ وأمته،

فیدخلون الجنة ليس عليهم حسابٌ ولا عذابٌ، ثم تخرج ثلثةُ
 أخرى غُرٌّ محجلون نورهم مثل القمر ليلة البدر يسد الأفق
 نورهم، فينادى منادٍ: النبي الأُمِّي فيتحسس لها كل نبيٍّ أُمِّي،
 فيقال: محمدٌ ﷺ وأُمته، فیدخلون الجنة بغير حسابٍ ولا عذابٍ،
 ثم تخرج ثلثةُ أخرى غُرٌّ محجلون نورهم مثل أعظم كوكبٍ في
 السماء يسد الأفق نورهم، فينادى منادٍ: النبي الأُمِّي، فيتحسس
 لها كل نبيٍّ أُمِّي فيقال: محمدٌ ﷺ وأُمته فیدخلون الجنة بغير
 حسابٍ ولا عذابٍ، ثم يبعث ربك كل ثم يوضع الميزان والحساب.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۸: ۱۷۳، رقم: ۷۷۲۳]

ترجمہ: ”ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ، روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں
 اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی، جو افق پر چھا جائے
 گی۔ ان کا نور سورج کی طرح ہوگا۔ سوا ایک ندا دینے والا ندا دے گا ”نبی اُمی“ پس
 اس ندا پر ہر اُمی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
 ان کی امت ہے۔ سو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان پر کوئی حساب اور عذاب
 نہیں ہوگا۔ پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ
 پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا اور ان کا نور
 افق پر چھا جائے گا۔ سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا: نبی اُمی۔ پس اس ندا
 پر ہر اُمی نبی متوجہ ہو جائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 ان کی امت ہے۔ سو وہ بغير حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر
 اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں
 چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر
 چھا جائے گا۔ پس ندا دینے والا آواز دے گا: ”نبی اُمی“ پس اس پر ہر اُمی نبی متوجہ

ہو جائے گا، کہا جائے گا: (اس سے مراد بھی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر میزان و حساب قائم کیا جائے گا۔“
(واضح ہو کہ ان احادیث کے مطابق یہ وہی امت ہے جو حضور سے آج تک انھی عقائد کے ساتھ چودہ سو سال سے آرہی ہے اور قیامت تک انھی عقائد کے ساتھ چلتی رہے گی۔ بے شک تیس جھوٹے آئیں گے کہ وہ نبی ہیں اور نئی نئی امتیں بنائیں گے مرامت محمدی کو پتہ ہے کہ فرمان نبوی ہے انا خاتم النبیین لانی بعدی)۔

۱۵۵- عن علی بن ابی طالب یقول: قال رسول اللہ ﷺ أعطیت ما لم یعط أحدٌ من الأنبیاء. فقلنا: یا رسول اللہ، ما هو؟ قال: نصرت بالرعب وأعطیت مفاتیح الأرض وسمیت أحمد وجعل الثواب لی طهورًا وجعلت أمتی خیر الأمم.

[ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۰۴، رقم: ۳۱۶۴]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لیے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔“ (اس بہترین امت کے بعد نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے اور نہ اس نبی کی نئی امت کی)

۱۵۶- عن ثوبان قال: قال رسول اللہ ﷺ إن اللہ زوی لی الأرض. فرأیت مشارقها ومغاربها. وإن أمتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها وأعطیت الكنزین الأحمر والأبیض. وإنی سألت ربی لأمتی أن لا یهلكها بسنة عامة، وأن لا یسلط علیهم عدوًا من سوی أنفسهم، فیستبیح بیضتهم وإن ربی قال: یا محمد، إنی إذا قضیت

فإنه لا يرد وإنى أعطيتك لأمتك أن لا أهلكم بسنة عامة وأن لا
أسلط عليهم عدواً من سوى أنفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع
عليهم من بأقطارها أوقال: من بين أقطارها حتى يكون بعضهم
يهلك بعضاً ويسبى بعضهم بعضاً.

[مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشرط الساعة، باب هلاك هذه الأمة

بعضهم ببعض، ۲: ۲۲۱۵، رقم: ۲۸۸۹]

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و
مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے
زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں
نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ انھیں قحط سالی سے
ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انھیں
مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد!
میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک میں نے
آپ کو آپ کی امت کے لیے یہ چیز عطا فرمادی ہے کہ میں انھیں قحط سالی سے
ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو
مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ وہ (دشمن) ان کے خلاف ہر طرف سے
اکٹھے ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض
کو قیدی نہ بنائیں۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہیں:

۱۵۷- عن عبد الله بن ثابت قال جاء عمر صالي النبي ﷺ فقال: يا

رسول الله، إني مردت بأخ لي من قريظة فكتب لي جوامع من

التوراة ألا أعرضها عليك فتغير وجه رسول الله ﷺ قال عبد الله:
فقلت: ألا ترى ما بوجه رسول الله ﷺ. فقال عمر: رضينا بالله ربا
وبالإسلام دينًا وبمحمد ﷺ رسولًا. قال: فسرى عن النبي ﷺ، ثم
قال: والذي نفسي بيده لو أصبح بيكم موسى ثم اتبعتموه لضللتكم
إنكم حظي من الأمم وأنا حظكم من النبيين.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۷۰، رقم: ۱۵۹۰۳]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ
میں سے ایک اپنے بھائی کے پاس سے گزرا تو اس نے میرے لیے تورات کی بعض
چیزیں لکھیں، کیا وہ چیزیں میں آپ پر پیش نہ کروں، پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے کہ میں نے کہا: کیا آپ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کی کیفیت کو نہیں دیکھ رہے؟ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم
اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر
راضی ہوئے۔ (آپ رضی اللہ عنہ کے اس قول سے) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت
خوشگوار ہو گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے، اگر تم میں موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے اور تم ان کی اتباع بھی کرتے
پھر بھی ضرور بضرورت تم گمراہ ہو جاتے۔ بے شک امتوں میں سے تم میرا نصیب ہو اور
انبیاء میں سے میں تمہارا نصیب ہو۔“

أمت کے گمراہی پر جمع نہ ہونے سے استدلال:

۱۵۸- عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله لا يجمع أمتي

(أول قال أمة محمد) على ضلالة، ويد الله مع الجماعة، ومن

شد شد إلى النار.

[ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، ۴: ۴۶۶،

رقم: ۲۱۶۷]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو (یا فرمایا: امت محمدیہ کو) کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اس جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص اس جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔“

۱۵۹- عن أبي مالك الأشعري قال: قال رسول الله ﷺ إن الله أجازكم من ثلاث خلال: أن لا يدعو عليكم نبيكم فتهلكوا جميعاً، وأن لا يظهر أهل الباطل على أهل الحق، وأن لا تجتمعوا على ضلالة.

[أبو داود، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، ۴: ۹۸،

رقم: ۴۲۵۳]

ترجمہ: ”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: (ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے ایسی بددعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔) (دوسرا یہ کہ) اہل باطل اہل حق پر (کلینٹا) غالب نہ ہوں گے۔ تیسرا یہ کہ تم گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔“

۱۶۰- عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبداً وقال: يد الله على الجماعة فاتبعوا السواد الأعظم فإنه من شد شد في النار.

[حاکم، المستدرک، ۱۹۹: ۱-۲۰۱، رقم: ۳۹۷-۳۹۱]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور

جو اس جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔“

۱۶۱- عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: إن أمتي لا تجتمع على ضلالةٍ فإذا رأيتم اختلافًا فعليكم بالسواد الأعظم.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب السواد الأعظم، ۴: ۳۶۷،

رقم: ۳۹۵۰]

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ اور سب سے بڑی جماعت جماعت اہل سنت ہے جو حضور سے لے کر آج تک اسی عقیدہ ختم نبوت پر جمی ہوئی ہے) اختیار کرو۔“

۱۶۲- عن عمر بن قيس أن رسول الله ﷺ قال: إن الله أدرك بي

الأجل المرحوم واختصر لي اختصارًا، فنحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة، وإني قائلٌ قولًا غير فخرٍ، إبراهيم خليل الله وموسى صفي الله وأنا حبيب الله ومعى لواء الحمد يوم القيامة. وإن الله وعدني في أمتي وأجارهم من ثلاثٍ: لا يعصم بسنةٍ ولا يستأصلهم عدوٌّ، ولا يجمعهم على ضلالةٍ.

[دارمي، السنن، ۴: ۱، رقم: ۵۴]

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری (امت) ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روز قیامت میرے پاس ہی حمد کا خبضہ ہوگا۔ اللہ

تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے ہیں اور تین چیزوں سے انھیں نجات عطا فرمائی ہے۔ (اور وہ تین وعدے یہ ہیں) ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں فرمائے گا اور کوئی دشمن انھیں ختم نہیں کر سکے گا اور انھیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔“ (اے لوگو! واضح ہو کہ یہ وحی محمدی امت ہے جو 72 فرقے ہونے کے باوجود آج بھی محمد گوہی آخری نبی مان رہی ہے)۔

اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک میں مبتلا نہ ہونے سے استدلال:

۱۲۳- عن عقبۃ بن عامر قال: صلی رسول اللہ ﷺ علی قتلی أحد، بعد ثمانی سنین کالمودع للأحیاء والأموات، ثم طلع المنبر، فقال: إني بین أیدیکم فرطٌ وأنا علیکم شهیدٌ، وإن موعداکم الحوض، وإني لأنظر إلیه من مقامی هذا، وإني لست أخشى علیکم أن تشرکوا، ولكنی أخشى علیکم الدنیا أن تنافسوها قال: فکادت آخر نظرة نظرتها إلی رسول الله ﷺ

[بخاری، الصحيح، کتاب المغازی، باب غزوة أحد، ۱۴۸۶: ۴،

رقم: ۳۸۱۶]

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد پر آٹھ سال بعد (دوبارہ) اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار تھا۔“

۱۲۴- عن عقبه بن عامر قال: قال رسول الله ﷺ إني فرط لكم وأنا شهيدٌ عليكم وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن، وإني أعطيت مفاتيح خزائن الأرض، أومفاتيح الأرض، وإني والله ما أخاف عليكم أن تشركو بعدي ولكن أخاف عليكم أن تتنافسوا فيها.

[بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام،

۱۳۱۷: ۳، رقم: ۳۴۰۱]

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ رب العزت کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور اللہ رب العزت کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں کھو جاؤ گے۔“

۱۲۵- عن عقبه بن عامر قال: قال رسول الله ﷺ إني لست أخشى عليكم أن تشركو بعدي، ولكني أخشى عليكم الدنيا أن تنافسوا فيها، وتقتلوا فتهلكوا كما هلك من كان قبلكم. قال عقبه: فكان آخر ما رأيت رسول الله على المنبر.

[بخاري، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا وآله وسلم وصفاته،

۱۷۹۶: ۴، رقم: ۲۲۹۶]

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ سے فرماتے ہیں: یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا۔“

امت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے سے اس امت کے آخری ہونے کا استدلال:

۱۲۶- عن أبي هريرة فيما أعلم عن رسول الله ﷺ قال: إن الله

يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها.

[أبو داود، السنن، كتاب الملاحم، باب ما يذکر فی قرن المئة، ۴: ۱۰۹،

رقم: ۴۲۹۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس (علم) میں سے جو آپ نے حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا، روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس

امت کے لیے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو

اس (امت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔“

۱۲۷- عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: إن أذنى شرك

وأحب العبيد إلى الله تبارك وتعالى الأتقياء الأخفياء الذين إذا

عابوا لم يفتقدوا وإذا شهدوا لم يعرفوا أولئك أئمة الهدى

ومصابيح العلم.

[حاكم، المستدرک، ۳: ۳۰۳، رقم: ۵۱۸۲]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھا ما جب میری امت فساد میں

بتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لیے سوشہیدوں کے برابر ثواب ہے۔“ (اگر کسی اور نبی

نے آنا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس بات پر اتنا زور نہ دیتے)

۱۲۸- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: من تمسك بسنتي

عند فساد أمتي فله أرمائة شهيد.

[أبو داود، السنن، كتاب الملاحم، باب ما يذکر فی قرن المئة، ۴: ۱۰۹،

رقم: ۴۲۹۱]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لیے سوشہیدوں کے برابر ثواب ہے۔“ (اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس بات پر اتنا زور نہ دیتے)

۱۶۹- عن کثیر بن عبد اللہ المزنی عن أبیہ عن جدہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن الدین (أوقال: إن الإسلام) بدأ غریباً وسیعود غریباً کما بدأ فطوبی للغرباء قیل: یا رسول اللہ! من الغرباء؟ قال: الدین یحییون سنتی ویعلمونها عباد اللہ.

[قضاعی، مسند الشہاب، ۱۳۸: ۲، رقم؛ ۱۰۵۲، ۱۰۵۳]

ترجمہ: ”حضرت کثیر بن عبداللہ مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور غریبوں میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا، سو غریبوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔“ (حضورؐ آخری نبی تھی اس لیے ان کی سنتوں کو زندہ کرنا آئندہ آنے والے انبیاء کے ذمے نہیں بلکہ ان کے تمام پیروکاروں کے ذمے لگایا گیا ہے)۔

۱۷۰- عن الحسن بن علی قال: قال رسول اللہ ﷺ: رحمة اللہ علی خلفائی ثلاث مرات، قالوا: ومن خلفاءک یا رسول اللہ؟ قال: الذین یحییون سنتی ویعلمونها الناس.

[ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۶۱: ۵۱]

ترجمہ: ”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یہ تین مایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔“

اہل بیت اطہار کے ذریعہ نجات ہونے سے استدلال:

۱۷۱- عن زید بن ثابت قال قال رسول الله ﷺ: إني تارك فيكم خليفتين: كتاب الله حبلٌ ممدودٌ ما بين السماء والأرض، أو ما بين السماء إلى الأرض، وعترتي أهل بيتي، وإنهما لن ينفرقا حتى يردا على الحوض.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۱۸۱: ۵، رقم: ۲۱۶۱۸]

ترجمہ: ”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔“ (لہذا ہدایت کسی اور نبی کے ذمے نہیں اور نہ ہی کسی نبی کو حضور نے اپنا نائب کہا)

۱۷۲- عن زید بن أرقم قال قال رسول الله ﷺ: أيها الناس إني تارك فيكم أمرين لن تضلوا إن اتبعتموهما، وهما: كتاب الله، وأهل بيتي عترتي. ثم قال: أتعلمون أبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم ثلاث مرات قالوا: نعم، فقال رسول الله ﷺ: من كنت مولاه فعلى مولاه.

[حاكم، المستدرک علی الصحیحین، ۱۱۸: ۳، رقم: ۴۵۷۷]

ترجمہ: ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔“

(یہ نہیں کہا کہ کسی نبی کو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اس کی اتباع کرنا)۔

۱۷۳- عن زید بن أرقم فی رواية طویلة قال: قال النبی ﷺ: انظروا

کیف تخلفونی فی الثقلین. فنادی منادی: وما الثقلان یا رسول اللہ؟ قال: کتاب اللہ طرفٌ بید اللہ وطرفٌ بأیدیکم فاستمسکوا بیہ لا تضلوا، والآخرة ترقی وإن اللطیف الخبیر نبأنی أنهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض، سألت ربی ذلک لهما، فلا تقدموهما فتھلکوا، ولا تعلموھم فإنھم أعلم منکم ثم أخذ بید علی فقال: من كنت أولى به من نفسي فعلى وليه. اللهم، وال من والاه واعد من عاداه.

[طبرانی، المعج الكبير، ۱۶۶: ۵، رقم: ۲۹۷۱]

ترجمہ: ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی کہ یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں

ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لیے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔“

۱۷۴- عن عبد اللہ بن مسعود قال: إذا صليتم على رسول الله ﷺ

فاحسنوا الصلاة عليه فإنكم لا تدرّون لعل ذلك يعرض عليه.
قال: فقالوا له: فعلنا قال: قولوا: اللهم اجعل صلاتك ورحمتك
وبركاتك على سيد المرسلين وإمام المتقين وخاتم النبيين
محمد عبدك ورسولك إمام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة،
اللهم ابعثه مقامًا محمودًا يغطه به الأولون والآخرون، اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى
إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى محمد كما
باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

[ابن ماجہ، السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فیہا، باب الصلاة علی النبی

ﷺ، ۲۹۳: ۱، رقم: ۹۰۶]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کرو تو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیہ درود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے تو بیان کیا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں تو انھوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود،

رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخرین) (یعنی تخلیق کائنات سے روزِ قیامت تک کے تمام لوگ رشک کریں گے)، اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہو اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہو اور بزرگی والا ہے۔“

۱۷۵- عن جابر بن عبد الله قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يا أيها الناس! إني قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا: كتاب الله، وعترتي أهل بيتي.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت النبی ﷺ،

[۲۶۲: ۵، رقم: ۳۷۸۶]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔“

۱۷۶- عن جابر بن عبد الله قال: رأيت رسول الله ﷺ في حجة يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعتة يقول: يا أيها الناس! إني قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا، كتاب الله وعترتي أهل بيتي.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت النبی ﷺ،

[۲۶۲: ۵، رقم: ۳۷۸۶]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت ہیں۔“

۱۷۷- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: النجوم أمانٌ لأهل الأرض من الغرق وأهل بيتي أمان لأمتي من لإختلاف، فإذا خالفتها قبيلةٌ من العرب اختلفوا فصاروا حزب إبليس.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۱۶۲: ۳، رقم: ۴۷۱۵]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے (یعنی گم ہونے اور بھٹکنے) سے بچانی والے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔“ (گویا جب تک اہل بیعت سے علماء و فضلاء موجود ہیں۔ امت نہیں بھٹکے گی لہذا کسی نئے نبی کی ضرورت کیوں؟)

۱۷۸- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركب فيها نجا، ومن تخلف عنها عرق. وفي رواية: عن عبد الله بن الزبير: من ركبها سلم، ومن تركها عرق.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۳۴: ۱۲، رقم: ۲۳۸۸]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار

ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔“ (لہذا نجات پانے کیلئے کسی نئے نبی کی کشتی نوح میں بیٹھی کی ضرورت نہیں)

۱۷۹- عن أبي ذرٍ قال: قال رسول الله ﷺ: مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركب فيها نجا، ومن قاتلنا في آخر الزمان فكأما قاتل مع الدجال.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۴۵: ۳، رقم: ۲۶۳۷]

ترجمہ: ”حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہل بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتل کرنے والا ہے (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔“

حدیث شفاعت میں ختم نبوت کا تذکرہ:

۱۸۰- عن أبي هريرة في حديث طويل أن رسول الله ﷺ قال: فيأتون محمدًا ﷺ فيقولون: يا محمد! أنت رسول الله وخاتم الأنبياء وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر اشفع لنا إلى ربك.

[بخاری، الصحيح، کتاب التفسیر، باب ذریۃ من حملنا مع نوح إنه کان

عبد اشکور، ۱۷۴۶-۱۷۴۵: ۲، رقم: ۲۴۳۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے، اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کرام میں سب سے آخری ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے۔ لہذا اپنے رب کے حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔“

۱۸۱- عن سليمان في حديث الشفاعة فيأتون محمدًا فيقولون: يا نبى الله! فتح الله بك وختم وغفر لك ما تقدم وما تأخر.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ۳۰۸: ۶، رقم: ۳۱۶۷۵]

ترجمہ: ”حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے (سلسلہ نبوت) کھولا اور بند کیا اور آپ کے صدقے تمام اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے۔“

۱۸۲- عن أبي نضرة قال: خطبنا بن عباس على منبر البصرة فقال:

قال رسول الله ﷺ فيأتون عيسى فيقولون: يا عيسى! شفّع لنا إلى ربك فليقض بيننا فيقول إنى لست هنا كم إنى اتخذت إلها من دون الله وإنه لا يهمنى اليوم إلا نفسى ولكن أرأيتم لو كان متاع فى وعاء مختوم أكان يقدر على ما فى جوفه حتى يفيض الخاتم قال: فيقولون: لا قال: فيقول: إن محمدًا ﷺ خاتم النبیین وقد حضرا اليوم وقد غفرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال رسول الله ﷺ: فيأتونى حتى يأذن الله لمن يشاء ويرضى فإذا أرداد الله تبارك و تعالى أن يصدع بين خلقه نادى منادٍ أين أحمد وأمته فنحن الآخرون الأولون نحن آخرا لأمم وأول من يحاسب.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۲۸۱: ۱، رقم: ۲۵۴۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجیے کہ ہمارا فیصلہ

فرمائے۔ اس پر وہ کہیں گے: میں اس کام کے لیے نہیں ہوں کیونکہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے معبود بنایا گی لیکن تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے۔ لوگ کہیں گے کہ ایسا تو نہیں ہو سکتا پھر عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے کہ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو انبیاء کے خاتمہ پر بمنزلہ مہر کے ہیں، آج تشریف فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سن کر میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ یا محمد! آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیے تاکہ ہمارا حساب ہو جائے میں کہوں گا کہ ہاں میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر جب اللہ فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا، کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ پس ہم ہی سب سے آخری اور سب سے پہلے ہیں، ہم سب امتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے حساب ہمارا ہوگا۔“

۱۸۳- عن وهب بن مذبہ قال ذکر الحسن بن أبی الحسن عن سبعة رھط شھدوا بدرًا قال وهبٌ وقد حدثنی عبد اللہ بن عباس کلھم رفعوا الحدیث إلی رسول اللہ ﷺ (ومن هذا الحدیث) فیقول نوحٌ لمحمدٍ وأمتہ هل تعلمون أنى بلغت قومی الرسالة واجتهدت لهم بالنصیحة وجهدت أن استنفقھم من النار سرا وجہارًا فلم یزدھم دعائی إلا فرارًا فیقول رسول اللہ ﷺ وأمتہ فإنا نشھد بما نشدتنا به إنک فی جمیع ما قلت من الصادقین فیقول قوم نوحٍ وأنی علمت هذا یا أحمد! ادت وأمتک ونحن أول الامم وأنت وأمتک آخر الامم.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۵۹۷، رقم: ۲۰۱۲]

ترجمہ: ”حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بن ابی الحسن نے سات بدری صحابہ کرام سے روایت کیا، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا اور اس حدیث کو تمام لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (اس حدیث میں سے یہ ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو (الوہی) پیغام پہنچا دیا تھا اور ان کی خیر خواہی کے لیے انتھک محنت کی اور انھیں دوزخ کی آگ سے بچانے کے لیے پوشیدہ اور اعلانیہ جدوجہد کی، مگر انھوں نے میری پکار کے جواب میں راہ فرار اختیار کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت جواب دیں گے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے سچ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی: یا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اور آپ کی امت نے (ہمارے بارے میں) کہاں سے جانا اور ہم پہلی امت ہیں جبکہ آپ آخری رسول اور آپ کی امت آخری امت ہے۔“

یہ گواہی دو کہ میں خاتم انبیاء و رسل ہوں:

۱۸۴- عن زید بن حارثۃ فی قصۃ لہ حین جائت عشیرتہ یطلبونہ من عند رسول اللہ ﷺ بعد ما أسلم فقالوا انہ: إمض معنا یا زید فقال: ما أريد برسول الله ﷺ بدلاً ولا غيره أحدًا فقالوا: يا محمد! انا معطوك بهذا الغلام دياتٍ قسم ماشئت فإنا حاملوه إليك فقال: أسئلكم أن تشهدوا أن لا إله الا الله وأنى خاتم أنبيائه ورسوله وأرسله معكم.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲۳۵: ۳، رقم: ۴۹۴۶]

ترجمہ: ”حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ان کے ایک طویل واقعہ میں ہے کہ ان کے قبول اسلام کے بعد جب ان کا خاندان انھیں لینے کے لیے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو انھوں نے حضرت زید سے کہا: اے زید! ہمارے ساتھ چلو تو انھوں نے کہا: میں نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں کچھ لینا چاہتا ہوں اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے پاس جانا ہی چاہتا ہوں چنانچہ ان کے خاندان والوں نے کہا: اے محمد! ہم اس لڑکے کے بدلے آپ کو ہر طرح کا معاوضہ دیں گے۔ آپ جس چیز کا نام لیں گے ہم آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں گے تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سے صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل کا خاتم ہوں۔ پس میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ روانہ کر دوں گا۔“

حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں پر ختم نبوت کی شہادت:

۱۸۵- عن جابر قال: بین کتفی آدم مکتوبٌ رسول اللہ خاتم النبیین.

[حلبی، السیرة الحلبيّة، ۳۶۰: ۱]

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: محمد رسول اللہ خاتم النبیین۔“

۱۸۶- (من حدیث طویل عن وہب بن منبہ ومعاذ بن جبل:) وتعمرة

یا آدم ما کنت حیا تعمرة من بعدک الأمم والقرون والأنبیاء من

ولدک أمة بعد أمة وقرناً بعد قرنٍ ونبیا بعد نبی حتی ینتھی ذلک

إلی نبی من ولدک یقال له محمداً وهو خاتم النبیین.

[بیہقی، شعب الایمان، ۴۳۳: ۳، رقم: ۳۹۸۵]

ترجمہ: ”(حضرت وہب بن منبہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ایک

طویل حدیث قدسی میں ہے:) اے آدم! جب تک آپ زندہ رہیں گے میرے

اس گھر (خانہ کعبہ) کو آباد کریں گے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے مختلف

گروہ، طبقات اور انبیاء ایک گروہ اور ایک طبقے کے بعد دوسرا طبقہ اور ایک نبی کے بعد دوسرا نبی اسے آباد کریں گے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ آپ کی اولاد میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گا اور (ان کی شان یہ ہے کہ) وہ تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔“

ختم نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک راہب کی گواہی:

۱۸۷- عن خلیفة بن عبدة بن جرول قال سألت محمد بن عدی بن ربیعة بن سوائة بن جشم کیف سماك أبوك محمدًا فی الجاهلیة قال: أما إنی قد سألت أبی عما سألتنی عنه فقال خرجت رابع أربعة من بنی تمیم أنا أحدهم وسفیان بن مجاشع بن دارم وأسامة بن مالك بن جندب بن العنبر ویزید بن ربیعة بن كناية بن حرقوص بن مازن بزید بن جفنة بن مالك بن عسان بالشام فلما قدمنا الشام نزلنا علی غدیر علیہ شجراتٌ لديرانی یعنی ثيابنا ثم أتینا صاحبنا فأشرف علينا الديرانی فقال إن هذه لغة ما هی بلغة أهل البلد فقلنا نعم نحن قومٌ من مضر قال من أی مضر قلنا من خندفٍ قال أما إنه سیبعث منكم وشيكا نبی فسارعوا وخذوا بحظكم منه ترشدوا فإنه خاتم النبیین فقلنا ماسبه؟ فقال محمدٌ فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لكل واحدٍ منا غلامٌ فسماه محمدًا قال العلاء قال قیس بن عاصم للنبی ﷺ تدری من أول من علم بك من العرب قبل أن تبعث قال لا قال بنو تمیم وقص علیه هذه القصة.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۱۱۱: ۱۷۰، رقم: ۲۷۳]

ترجمہ: ”خليفة بن عبده بن جرول کہتے ہیں میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواة بن جشم سے پوچھا: تمہارے باپ نے جاہلیت میں تمہارا نام محمد کیسے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہی سوال پوچھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا: ہم بنو تمیم سے چار افراد نکلے، میں ان میں چوتھا تھا۔ دیگر افراد میں سفیان بن مجاشع بن دارم اور اسامہ بن مالک بن جندب بن العنبر اور یزید بن ربیعہ بن کنابیہ بن حرقوص بن مازن، ہم زید بن جفنہ بن مالک بن عسان کے ساتھ شام کی طرف سفر کے لیے گئے۔ پس جب ہم شام پہنچ گئے تو ہم ایک تالاب کے پاس اترے جس پر ایک راہب کے درخت تھے۔ ہم نے کہا: پہلے ہم اس پانی سے غسل کرتے ہیں، تیل لگاتے ہیں اور کپڑے پہنتے ہیں، پھر اپنے صاحب کے پاس آئیں گے۔ ہمیں راہب نے دیکھا تو کہا: تمہاری زبان اس ملک والوں کی زبان نہیں ہم نے کہا: ہاں ہم مضر قبیلے سے ہیں اس نے کہا کہ کس مضر سے ہم نے کہا خندف سے۔ اس نے کہا: تو سنو! عنقریب تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث ہوں گے۔ پس جلدی کرو اور (اس خوش بختی میں سے) اپنا حصہ لے لو۔ تم ان سے ہدایت پاؤ گے وہ خاتم النبیین ہیں۔ ہم نے کہا: ان کا نام کیا ہوگا؟ اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پس جب ہم ابن جفنہ سے لوٹے تو ہم میں سے ہر ایک کے گھر بیٹا پیدا ہوا، سو ہر ایک نے اس کا نام محمد رکھا۔ علاء کہتے ہیں، قیس نے عاصم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بعثت سے پہلے عربوں میں سے سب سے پہلے آپ کو کون جانتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اس نے کہا: بنو تمیم اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ سنایا۔“

بصری کے بازار میں ایک راہب کا اعلان:

۱۸۸- إبراهيم بن محمد بن طلحة قال: قال لي طلحة بن عبد الله

حضرت سوق بصری فاذا راہبٌ فی صومعته یقول سلوا اهل

الموسم أفیهم أحدٌ من أهل الحرم قال طلحة: قلت: نعم أنا
فقال: هل ظهرا أحمد بعد؟ قال: قلت: ومن أحمد؟ قال بن عبد
الله بن عبدالمطلب هذا شهرة الذي يخرج فيه وهو آخر الأنبياء
مخرجه من الحرم ومهاجرة إلى نخل وحرّة وسباح فأياك أن
تسبق إليه.

[حاكم، المستدرک علی الصحیحین، ۴۱۶: ۳، رقم: ۵۵۸۶]

ترجمہ: ”ابراہیم بن محمد بن طلحہ کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبد اللہ نے کہا: میں بصری
کے بازار میں تھا تو وہاں ایک راہب اپنے گرجے میں کہہ رہا تھا: اس اجتماع والوں
سے پوچھو کیا ان لوگوں میں کوئی اہل حرم میں سے ہے؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا:
ہاں میں ہوں تو اس نے کہا: کیا احمد ظاہر ہو گئے ہیں؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ
احمد کون ہیں؟ اس راہب نے کہا: یہ احمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ یہ ان کا
مہینہ ہے جس میں دنیا میں تشریف لائیں گے اور وہ آخری نبی ہیں۔ آپ کی جائے
ولادت حرم ہے اور آپ کی ہجرت گاہ کھجوروں والی سرزمین ہے اور حرہ اور سباح والی
زمین ہے۔“

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایک گوہ کی گواہی:

۱۸۹- عن عمر بن الخطاب في حديث طويل قال: ثم أقبل (الأعرابي)

على رسول الله ﷺ فقال: واللوات والعزى، لا أدت بك. وقد قال له

رسول الله ﷺ: يا أعرابي! ما حملك على أن قلت ما قلت، وقلت

غير الحق ولم تكرم مجلسي؟ فقال: وتكلمني أيضا؟ استخفاً

برسول الله ﷺ، واللوات والعزى، لا أمنت بك أو يو من بك هذا

الضب. فأخرج ضباً من كبه وطرحه بين يدي رسول الله ﷺ فقال:

إن آمن بك هذا الضب آمنت بك. فقال رسول الله ﷺ: يا صبا! فتكلم الضب بكلامٍ عربيٍّ مبينٍ فهمه القوم جميعًا: لبيك وسعديك، يا رسول رب العالمين. فقال رسول الله ﷺ: يا صبا! فتكلم الضب بكلامٍ عربيٍّ مبينٍ فهمه القوم جميعًا: لبيك وسعديك، يا رسول رب العالمين. فقال رسول الله ﷺ: من تعبد؟ قال الذي في السماء عرشه وفي الأرض سلطانه وفي البحر سبيله وفي الجنة رحمته وفي النار عذابه. قال: فمن أنا، يا صبا؟ قال: أدت رسول رب العالمين، وخاتم النبیین، قد افلح من صدقتك، وقد خاب من كذبتك. فقال الأعرابي أشهد أن لا إله إلا الله وأنت رسول الله حقًا.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۱۲۹-۱۲۶: ۶، رقم: ۵۹۹۶]

ترجمہ: ”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں: پھر وہ اعرابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات وعزى کی قسم! میں تم پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! کس چیز نے تمہیں اس بات پر ابھارا ہے کہ تم میری مجلس کی تکریم کو بالائے طاق رکھ کر ناحق گفتگو کرو؟ اس نے بے ادبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ بھی میرے ساتھ ایسے ہی گفتگو کریں گے؟ اور کہا: مجھے لات وعزى کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہیں لاتی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھینک دی اور کہا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گوہ! پس گوہ نے ایسی واضح اور شستہ عربی میں کلام کیا کہ جسے تمام لوگوں نے سمجھا۔ اس نے عرض کیا: اے دو

جہانوں کے رب کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، زمین پر جس کی حکمرانی ہے اور سمندر پر جس کا قبضہ ہے، جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: اے گوہ! میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ دو جہانوں کے رب کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ فلاح پا گیا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ذلیل و خوار ہو گیا۔ اعرابی یہ دیکھ کر بول اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔“

میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ انبیاء کا خاتم ہوں:

۱۹۰- عن أبي سعيد مرفوعًا إني خاتم ألف دبی أو أكثر.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۶۵۳: ۲، رقم: ۴۱۶۸]

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہزار یا اس سے زائد انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔“

قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاننے سے استدلال:

۱۹۱- عن معقل بن یسار قال: قال رسول الله ﷺ: اعملوا بالقرآن أحلوا

حلاله و حرموا حرامه و اقتدوا به و لا تکفروا بشیء منه و ما تشابه

علیکم فردوه إلی الله و إلی أولی الأمر من بعدی کی ما یخبروکم

و آمنوا بالتوارة و الإنجیل و الزبور و ما أوتی النبیین من ربهم.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۷۵۷: ۱، رقم: ۲۰۸۷]

ترجمہ: ”حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: قرآن پر عمل کرو۔ اس کے حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام، اور اس کی پیروی

کر و اور اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرو اور جو چیز تم پر متشابہ ہو جائے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر اس کے بعد صاحبان اختیار کی طرف لوٹا دو تا کہ وہ تمہیں (اس شے کی نسبت) خبر دے سکیں (کہ وہ حلال ہے یا حرام)۔ تورات، انجیل اور زبور پر ایمان لاؤ اور ہر اس چیز پر جو انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئی۔“

حلال و حرام وہی ہے جس کا اعلان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۹۲- عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: يا أيها الناس إن الله أنزل كتابه على لسان نبيه فأحل حلاله و حرم حرامه فما أحل في كتابه على لسان نبيه فهو حلالٌ إلى يوم القيامة وما حرم في كتابه على لسان نبيه فهو حرامٌ إلى يوم القيامة.

[مقسى، الأحاديث المختارة، ۱۳۴: ۶، رقم: ۲۱۳۲]

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل کی اور اس کے حلال کو حلال فرمایا اور اس کے حرام کو حرام فرمایا۔ پس اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان پر جس چیز کو حلال فرمایا وہ قیامت تک حلال ہے اور جس چیز کو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان کے ذریعے حرام قرار دیا وہ قیامت تک حرام ہے۔“ (لہذا اور کوئی نبی نہیں آسکتا جو اس قانون کو توڑے)

انبیاء کرام میں سے آدم علیہ السلام کے سب سے آخری بیٹے:

193- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادی بالأذان: الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله مرتين، أشهد أن محمداً رسول الله مرتين، قال آدم: من محمد؟

آخر ولدك من الأبياء.

[أبو نعيم، حلية الأولياء، ۱۰۷: ۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لیے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: دو مرتبہ کہا، اللہ اکبر اللہ اکبر، أشهد أن لا إله إلا الله دو مرتبہ کہا، أشهد أن محمدًا رسول الله دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔“

ایک صحابی کی زبان پر بعد از وفات خاتم النبیین کے الفاظ:

۱۹۴- عن النعمان بن بشير في رواية طويلة، فأتاني آتٍ وأنا أسبح بعد المغرب إن زيدًا قد تكلم بعد وفاته فجئت مسرعًا فأتيتته وقد حضرة رهط من الأنصار وهو يقول أو يقال على لسانه الأوسط (ومن كلامه) أحمد رسول الله ﷺ خاتم النبیین السلام عليك يا رسول الله وبركاته.

[شيباني، الأحداوالمثاني، ۷۴: ۱]

ترجمہ: ”حضرت نعمان بن بشیر سے طویل روایت میں ہے کہ پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ بے شک زید نے بعد از وفات کلام کیا ہے۔ میں تیزی سے ان کے پاس آیا تو ان کے پاس انصار کی ایک جماعت موجود تھی اور وہ کہہ رہے تھے یا ان کی زبان پر جاری تھا: (ان کے کلام میں سے یہ ہے) احمد (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول سب سے آخری نبی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی برکتیں نازل ہوں۔“

وادی مکہ میں خاتم النبیین ﷺ کی آمد کا اعلان:

۱۹۵- عن عمر بن مرة الجهني قال: خرجت حاجا في جماعة من قومي في الجاهلية فرأيت في المنام وأنا بمكة نورًا ساطعًا من الكعبة حتى وصل إلى جبال يثرب بأسرع جهينة وسمعت صوتًا في النور وهو يقول: انقضت الظلماء وسطع الضياء وبعثت خاتم الأنبياء ثم أضاء إضاءة أخرى حتى نظرت إلى قصور الحيرة وأبيض المدائن فسمعت صوتًا في النور وهو يقول: ظهر الإسلام وكست الأصنام ووصلت الأرحام.

[هشيمي، مجمع الزوائد، ۲۴۴: ۸]

ترجمہ: ”عمر بن مرہ جہنی کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا پس میں نے مکہ میں خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت روشن نور کعبہ سے نکلا اور یثرب کے پہاڑوں تک پہنچ گیا۔ میں نے اس نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: تاریکیاں چھٹ گئیں۔ روشنی نمودار ہو گئی اور خاتم الانبیاء مبعوث کر دیئے گئے پھر روشنی کو اور زیادہ چمکدار کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے حیرہ کے محلات دیکھے اور مدائن کو بھی اس نے روشن کر دیا میں نے نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہو گیا، بت ٹوٹ گئے اور صلہ رحمی کر دی گئی۔“

حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف بعثتِ خاتم الانبیاء کی وحی:

۱۹۶- عن محمد بن كعب القرظي قال: أوحى الله إلي يعقوب أني أبعث من ذريعتك ملوكا وأنبياء حتى أبعث النبي الحرمي الذي تبني أمته هيكل بيت المقدس وهو خاتم الأنبياء واسمه أحمد.

[ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱: ۱۶۳]

ترجمہ: ”محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری اولاد میں سے بادشاہ اور انبیاء کرام مبعوث فرماؤں گا یہاں تک کہ نبی حرمی کو مبعوث فرماؤں گا جن کی امت بیت المقدس کا ہیكل تعمیر کرے گی اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور ان کا نام احمد ہے۔“

عرش کے پائے پر ”محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء:

۱۹۷- عن میسرة قلت: یا رسول اللہ! متی کنت نبیاً؟ قال: لما خلق الله الارض واستوی إلى السماء فسوا هن سبع سموات وخلق العرش كتب علی ساق العرش: محمد رسول الله خاتم الانبياء وخلق الله الجنة التي أسكنها آدم وحواء وكتب اسى اى موصوفاً بالنبوة أو بما هو أخص منها وهو الرسالة على ما هو المشهور على الأبواب والأوراق والقباب والخيام وادم بين الروح والجسد أى قبل أن تدخل الروح جسده فلما أحياه الله نظر إلى العرش فرأى اسى فأخبره الله تعالى أنه سيد ولدك فلما غرهما الشيطان تابا واستشفعا باسى إليه أى فقد وصف ﷺ بالنبوة قبل وجود آدم.

[حلبی، السیرة الحلیة، ۳۵۵: ۱]

ترجمہ: ”حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرمایا اور آسمان کی طرف متوجہ ہوا پس سات آسمانوں کو خوبصورتی سے تخلیق فرمایا اور عرش کو تخلیق فرمایا اور عرش کے پائے پر ”محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء“ لکھا اور اللہ نے جنت کو تخلیق فرمایا جس میں حضرت آدم اور حضرت حواء کو ٹھہرایا اور میرا نام جنت کے دروازوں، پتوں اور گنبدوں پر لکھا۔ وصف نبوت کے ساتھ متصف

لکھا یا اس سے زیادہ خاص یعنی رسالت کے ساتھ لکھا۔ مصنف نے لکھا: جس طرح کہ مشہور ہے اور حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی کہ یہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب حضرت آدم و حواء کو شیطان نے بہکا یا تو انھوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت طلب کی۔ پس آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے سے قبل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ساتھ متصف کیا گیا۔“

سوالِ قبر کے جواب میں 'خاتم النبیین' کے الفاظ:

۱۹۸- عن تمیم الداری فی حدیث طویل فی سؤال القبر فیقول (ای المیت): الإسلام دینی و محمد نبی و هو خاتم النبیین یقولون له: صدقت.

[سیوطی، الدار المنشور، ۸: ۳۴]

ترجمہ: ”تمیم داری، قبر میں سوال کے حوالے سے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں پس میت کہے گی: اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ فرشتے اسے کہتے ہیں: تو نے درست کہا۔“

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کا حکم:

۱۹۹- عن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: اقتدوا بالذین من بعدی من أصحابی ابی بکر و عمر و اہتدو بھدی عمار و تمسکوا بعھد ابن مسعود.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب عبد اللہ بن مسعود،

۵: ۶۷۲، رقم: ۳۸۰۵]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میرے ساتھیوں ابو بکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو

عمار کی ہدایت پر عمل کرو اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے پکڑ لو۔“
۲۰۰ - عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ: اقتدوا بالذین من بعدی

أبی بکر وعمر.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب فی مناقب أبی بکر وعمر کلہما،

رقم: ۳۶۶۲، ۵: ۶۰۹]

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ابو بکر اور عمر صلی اللہ عنہما کی اقتداء کرو۔“ (میرے بعد نبی نہیں)

۲۰۱ - عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ: اقتدوا بالذین من

بعدی أبی بکر وعمر فإنہما جبل الله المدود ومن تمسک بہما

فقد تمسک بلعروة الوثق التي لا انفصام لها.

[بیہقی، السنن الكبرى، ۵: ۲۱۲، رقم: ۹۸۳۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کی پیروی کرو جو میرے بعد آئیں گے اور وہ ابو بکر اور عمر صلی اللہ عنہما ہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دراز و کشادہ رسیاں ہیں اور جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے تھام لیا تحقیق اس نے ایسی مضبوط رسی کو تھام لیا جو کھلنے والی نہیں۔“ (لوگوں کی پیروی کیلئے کہا کسی نئے نبی کی پیروی نہیں ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں:

۲۰۲ - عن أبي الطفيل قال: خطب الحسن بن علي بن أبي طالب فحمد

الله وأثنى عليه وذكر أمير المؤمنين علياً خاتماً الأوصياء ووصی

خاتماً الأنبياء وأمين الصديقين والشهداء.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۳: ۳۳۶، رقم: ۲۱۵۵]

ترجمہ: ”ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے

خطبہ دیا، پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور کہا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خاتم
الاولیاء ہیں اور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں اور صدیقین اور شہداء کے امین ہیں۔“

۲۰۳- عن كعب قال: إن أبي كان من أعلم الناس بما أنزل الله على

موسى وكان لم يدخر عنى شيئاً مما كان يعلم فلما حضرة الموت

دعاني فقال لي: يا بني! إنك قد علمت أني لم أدخر عنك شيئاً مما

كنت أعلمه إلا أني قد جئت عنك ورقتين فيهما نبئ يبعث قد

أطل زمانه فكرهت أن أخبرك بذلك فلا آمن عليك أن يخرج

بعض هؤلاء الكذابين فتطبعه وقد جعلتهما في هذه الكوة التي

ترى وطينت عليهما فلا تعرضن لهما ولا تنظرن فيهما حينك

هذا فإن الله إن يرد بك خيراً ويخرج ذلك النبي تتبعه ثم إنه قد

مات قد فناه فلم يكن شيئاً أحب إلى من أن أنظر في الورقتين

ففتحت الكوة ثم استخرجت الورقتين فإذا فيهما: محمد رسول

الله خاتم النبيين لا نبي بعده مولده بمكة ومهاجر بطيبة لا فظ ولا

غلظ ولا صخابٌ في الا سواق ويجزى بالسينة الحسنة ويعفو

ويصفح، أمته الحمادون الذين يحمدون الله على كل حال تدلل

ألسنتهم بالتكبير.

[سيوطي، الخصائص الكبرى، ۲۵: ۱]

ترجمہ: ”حضرت کعب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرا باپ تمام لوگوں میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب کا بہت بڑا عالم تھا۔ وہ علم کو مجھ سے چھپاتا بھی

نہ تھا اس نے اپنی موت کے وقت مجھے بلایا اور کہا: اے بیٹے! تم جانتے ہو کہ میں

نے اپنے علم کو تم سے پوشیدہ نہیں رکھا ہے بجز دو ورقوں کے ان اوراق میں ایک نبی کا

ذکر ہے جن کی بعثت کا زمانہ بہت قریب ہے لہذا میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو اس کی اطلاع کرو دوں۔ اس لیے کہ مجھ کو خطرہ ہے بعض نبوت کے جھوٹے دعویدار ظاہر ہوں اور تم ان کی اطاعت کرنے لگو لہذا میں نے ان دونوں ورقوں کو تمہارے سامنے کے روزن میں رکھ دیا ہے اور ان پر مہر لگا دی ہے تم ان اوراق کو ابھی نہ دیکھنا ہو سکتا ہے تمہارے لیے اللہ بھلائی کا ارادہ فرمادے اور وہ نبی مذکور آجائے تو تم اس کی پیروی کرنا اس کے بعد وہ فوت ہو گئے اور ہم نے ان کو دفن کر دیا۔ اس کے بعد میرے لیے اور کوئی شے اس نے زیادہ محبوب نہ تھی کہ میں ان اوراق کو دیکھوں۔ بالآخر میں نے اس روزن کو کھولا اور ان ورقوں کو نکالا ان میں لکھا تھا: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ان کی جائے ولادت مکہ اور ان کا مقام ہجرت مدینہ ہے وہ نہ بدخلق ہیں نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں، وہ عفو و درگزر سے کام لیں گے۔ ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی ان کی زبانیں حمد و سپاس میں سرگرم، وہ دشمنان دین کے مقابلے میں اپنے نبی کی مدد کریں گے۔“

امت کا اول و آخر بہتر ہونے سے استدلال:

۲۰۱۲ - عن عروة بن رويم مرفوعاً: خير هذه الأمة اولها و آخرها. اولها

فيهم رسول الله و آخرها فيهم عيسى بن مريم و بين ذلك نهج

أعوج ليس منك ولست منهم.

[ہندی، کنز العمال، ۷۴۱: ۱۱، رقم: ۳۲۳۵۶]

ترجمہ: ”حضرت عروہ بن روم سے مرفوعاً روایت ہے اس امت کا سب سے بہتر

وقت اس کا پہلا اور آخری زمانہ ہے کیونکہ اس کے پہلے زمانے میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں اور دونوں زمانوں

کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا راستہ ہے، نہ وہ راستہ تیری طرف سے ہے اور نہ تو ان

لوگوں میں سے ہے۔“

امت کے افضل ترین افراد کی خبرت دینے سے استدلال:

۲۰۵- عن قتاده عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: أرحم

أمتي بأمتي أبو بكرٍ وأشدّهم في أمر الله عمر وأصدقهم حياء

عثمان، وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزید

بن ثابت أبي بن كعب ص، ۶۶۳: ۵، رقم: ۳۷۹۰]

ترجمہ: ”حضرت قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے امتیوں میں سے میری امت کے ساتھ سب سے

زیادہ رحم کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سب

سے زیادہ سخاوت کرنے والے حضرت عمر ہیں اور ان میں سب سے زیادہ حیا دار

حضرت عثمان ہیں اور حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن

جبل ہیں۔“ (اگر نبوت جاری ہوتی تو لازماً ان افراد کو نبوت ملتی)

۲۰۶- عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله: يا أبا الدرداء! أتمشي

أمام من هو خيرٌ منك في الدنيا والآخرة ما طلعت شمسٌ ولا

غربت على أحدٍ بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكرٍ.

[ہندی، کنز العمال، ۵۵۷: ۱۱، رقم: ۸۴۰۱]

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اے ابو درداء! کیا تم اس شخصیت کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے

بہتر ہے۔ انبیاء و رسل کی بعد یہ سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہو و نہ غروب ہو جو شخص

حضرت ابو بکر صدیق سے افضل ہو۔“ (یعنی اگر نبوت جاری ہوتی تو ابو بکرؓ نبی ہوتے)

۲۰۷- عن أبي جحيفة قال: قال عليٌّ علي منبر الكوفة قال: ألا أدبكم

بغير هذه الأمة بعد نبیها إلا إن خیر هذه الأمة بعد نبیها أبو بكر
ثم عمر ولو شئت أن أخبركم بالثالث لأخبرتكم.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۲۳۹: ۷، رقم ۷۳۸۲]

ترجمہ: ”حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فہ کے منبر پر کھڑے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہتر شخص کی خبر نہ دوں۔ تو سنو اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہتر شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں خبر دوں۔ تو میں تمہیں اس کے بارے میں خبر دے دوں گا۔“ (اگر امت کے سب سے بہتر شخص ابو بکرؓ تھے تو وہ نبی کیوں نہ بنے اس لیے کہ نبوت ختم ہوگی)

۲۰۸- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله تعالى أيدني

بأربعة وزراء نقباء قلنا: يا رسول الله! منهؤلاء الأربعة؟ قال:
اثنان من أهل السماء واثنان من أهل الأرض فقلت: من
الاثنين من أهل السماء؟ قال: جبريل وميكائيل قلنا: من
الاثنين من أهل الأرض قال: أبو بكر وعمر.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۱۷۹: ۱۱]

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار وزراء نقباء کے ذریعے میری تائید فرمائی ہے۔ ہم نے عرض کی: یہ چار کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آسمان سے ہیں اور دو زمین میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا: آسمان میں سے دو کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل اور میکائیل۔ ہم نے عرض کیا: اہل زمین میں کون سے دو ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر وعمر۔“ (اگر ان دو سب سے بہتر نقیبوں کو نبوت نہ ملی تو بعد والے کسی اور کو کیسے مل گئی)

۲۰۹- عن حذيفة قال: جاء العاقب والسيد صاحباً نجران إلى رسول الله ﷺ يريدان أن يلاعنا قال: فقال أحدهما لصاحبه: لا تفعل فوالله لئن كان نبياً فلا عنا لا نفلح نحن ولا عقبنا من بعدنا. قالوا: إذا نعطيك ما سألتنا وابعث معنا رجلاً أميناً ولا تبعث معنا إلا أميناً فقال: لأبعثن معكم رجلاً أميناً حتى أمين فاستشرف له أصحاب رسول الله ﷺ فقال: قم يا أبا عبيدة بن الجراح! فلما قام قال رسول الله ﷺ: هذا أمين هذه الأمة.

[بخاری، الصحيح، کتاب المغازی، باب قصة أهل نجران، ۴: ۱۵۹۲،

رقم: ۴۱۱۹]

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم! اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پاسکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آڈمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھجوں گا جو حقیقت میں امین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔“ (اگر نبوت جاری ہوتی تو اس امن کو ضرور نبوت ملتی)

۲۱۰- عن أبي نضرة عن أسير بن جابر أن أهل الكوفة وفدوا إلى عمر فيهم رجلٌ ممن كان يسخر بأويس فقال عمر: هل ها هنا أحدٌ من

القرنین فجاء ذلك الرجل فقال عمر: إن رسول الله ﷺ قد قال: إن رجلاً يأتيكم من اليمن يقال له أويش لا يدع باليمن غير أمر له قد كان به بياض فدعا الله فأذهبه عنه إلا موضع الدينار أو الدرهم فمن لقيه منكم فليستغفر لكم.

[مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضل أويش القرني،

۱۹۶۸: ۴، رقم: ۲۵۴۲]

ترجمہ: ”اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا، حضرت عمر نے پوچھا کہ یہاں کوئی قرن کارہنے والا ہے، تو وہ شخص پیش ہوا، حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا، اس کو برص بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یاد رہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی داغ اس سے دور کر دیے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو وہ اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائے۔“ (اگر ایسے مقبول بندے نبی نہ بن سکتے تو تیس دجالوں کذابوں کو امت کیسے نبی مانے گی جن کی سیرت و کردار ہی نبیوں والا نہ تھا)۔

لفظ خاتم اور عربی لغات

اس دنیا کے تمام اہل زبان کا متفقہ کلیہ ہے کہ کسی بھی زبان کے کسی بھی لفظ کا مفہوم سمجھنے کے لیے اس زبان کی لغات (ڈکشنری) کو دیکھا جاتا ہے کہ اس میں کیا مفہوم بیان کیا گیا اور کیا مطلب طے کیا گیا۔ عربی زبان جس کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ وہ صدیوں پہلے بھی زندہ زبان تھی اور آج بھی زندہ زبان ہے۔ قرآن مجید وہ کتاب ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر عربوں کی زبان میں اتارا گیا۔ اسی قرآن میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ یہ آسان عام فہم اور بلیغ عربی میں نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو اللہ کا پیغام سمجھنے میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔ جب محمد عربی نے یہ قرآن پیش کیا تو اس کے عقائد پر تو جھگڑا تھا مگر عربوں نے اس کی عربی، اس کی گرامر یا زبر، زیر کا اعتراض نہیں کیا۔ خاص طور پر ”خاتم“ کی زبر زیر کا کوئی جھگڑا تاریخ میں نہیں ملتا۔ خود غلام احمد صاحب جب تک اپنے استاد صاحب کی عربی کو پڑھ کر اسلامی عقائد پر کار بند رہے تب تک یہ قرآنی آیات محکم اور واضح تھیں۔ لیکن جوں ہی ”وحی“ کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ آیات متشابہات ہو گئیں اور غلام احمد صاحب کے کئی آیات کے معانی و مفاہیم الگ اور منفرد اور مختلف ہو گئے جن میں سے ایک اہم آیت ”خاتم النبیین“ کی ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی لفظ کا قضیہ حل کرنے کے لیے اس زبان کی مشہور و معروف لغات کے مفاہیم کو دیکھ کر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اصل معانی کیا ہیں۔ ”خاتم“ کے لفظ کو سمجھنے اور جانچنے اور اصل و نقل کا فیصلہ کرنے کے لیے یہاں ۵ عربی لغات

ڈکشنریوں کا حوالہ لکھنے جا رہا ہوں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ یہ لغات غلام احمد صاحب کی پیدائش سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ کوئی یہ گلہ نہیں کر سکتا کہ غلام احمد صاحب کی نبوت کی دشمنی میں کسی نے تبدیلی کی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ۱۵ اسلامی ممالک کے عربی و عجمی سب ان لغات (ڈکشنریوں) کو جاننے والے اور سمجھنے والے ہیں۔

۱- لسان العرب :- عربی زبان کی مقبول ترین لغات ہے۔ عرب و عجم میں یکساں مستند مانی جاتی ہے۔ اس میں ”خاتم“ کی تشریح یوں بیان کی گئی۔

خاتمہم و خاتمہم: اخرهم عن اللحياتي و محمد خاتم الانبياء
عليه و عليهم الصلوة و السلام.

(لسان العرب، ص ۲۵ جلد ۲، طبع شدہ بیروت)

ترجمہ: خاتم (ان میں سے) زبر کے ساتھ اور خاتم (ان میں سے) ”زیر کے ساتھ“ کے معانی آخر القوم (ان میں سے آخری) ہیں۔ اور انھی معانی پر اللحيان سے نقل کیا جاتا ہے کہ محمد خاتم الانبياء (یعنی آخر الانبياء) ہیں۔“

بالفاظ دیگر خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہیں اور یہی معانی خاتم الانبياء کے الفاظ دے رہے ہیں یعنی نبیوں میں سے آخری۔

۲- تاج العروس:

ومن اسمائه عليه السلام الخاتم و الخاتم وهو الذي ختم النبوة
بمعينه.

”اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے خاتم بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا۔“

۳- القاموس:

”والخاتم آخر القوم كالخاتم ومنه قوله تعالى و خاتم النبیین ای

آخر۔“

اور الخاتم سے مراد آخر القوم جیسا کہ (قرآن میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

خاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔

۴- المحکم لا بن السیدہ: لغات عرب کی ایک اور معتمد لغت ہے جس کی

تصدیق اور اعتبار کی سند جلال الدین سیوطی نے بھی پیش کی

وخاتم کل شیء وخاتمة عاقبة و آخره

ترجمہ: اور خاتم اور خاتمہ ہر شے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔

۵- مفردات القرآن: امام راغب اصفہانی کی مشہور و معروف لغت۔ لغات القرآن

میں اس کو خاص مقام حاصل ہے۔

وخاتم النبیین لانه ختم النبوة. ای تمہا بمجیئہ۔

(از مفردات راغب ص ۱۲۲)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم

کر دیا یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام کر دیا۔ ۵ کی بجائے دس، بیس چالیس لغات

کا حوالہ بھی دوں تو ان تمام میں خاتم کے وہی معانی و مفہوم ہے۔

لوگو! غور کرو کیا ساری امت ہی گمراہ ہو گئی۔ کیا ساری امت ہی اندھیرے میں تھی کہ

14 سو سال تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتی رہی۔ کیا ساری حدیثوں کی کتابیں کیا، ساری

تفسیریں، کیا سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، خلفائے راشدین، محدثین، مفسرین اور

اس امت کے علمائے دین کو پتہ نہ چلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ایک عجمی اٹھ کر دعویٰ دار

ہو گیا کہ نبوت جاری ہے اور میں نبی ہوں۔ یا مان جاؤ کہ یہ ساری آیتیں، حدیثیں، صحابہ

سب غلط ہیں یا مان جاؤ کہ یہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی صحیح ہیں اور ہر مدعی نبوت جھوٹا

ہے اور تیس دجالوں، کذابوں نے ذاتی غرض کیلئے ان آیات اور حدیثوں کو جھٹلایا ہیں اور

توبہ کرو اور اپنی دنیا اور آخرت اور اپنی اولاد اور نسلوں کو بچاؤ۔ جہنم کی اس دہکتی آگ سے جو شیاطین اور اس کے پیروکاروں کے لیے دہکائی گئی ہے۔

اس کتاب کو لکھ کر اور یہ ساری آیات و احادیث بیان کر کے آپ قارئین کو اس موڑ پر لاکھڑا کیا ہے۔ جس پر روشنی اور تاریکی کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ چاہیں تو اس راستے کا انتخاب کریں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، مفسرین، محدثین، علماء دین اور چودہ سو سال سے امت کے اربوں متقین لوگوں نے کیا ہے۔ اور چاہیں تو اس راستے کا انتخاب کریں جو بائیس جھوٹے مدعیان اور ان کے پیروکاروں نے کیا ہے اور ہر دور میں اپنی لفاظی، غلط ترجمے اور تاویلوں سے چندے کمائے اور اپنی نسلوں کو سنوارتے رہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے ٹھوکر لگنے سے پہلے اور تاریکیوں میں جانے سے پہلے اس اللہ کے حکم اور رسول کی اطاعت کریں اور دنیا و آخرت میں صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے باقی امت کے ساتھ آپ کا انجام ہو۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَمِنُوا خَيْرًا
لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾

[النساء، 4: 170]

ترجمہ: ”اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیونکہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

خَبِيرٌ ۝۸

[التغابن، 8:64]

ترجمہ: ”پس تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، اور اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔“

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ

مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝۸

[الاعراف، 7:157]

ترجمہ: ”پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کہا لوح و قلم تیرے ہیں